احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

213029
CPL 61

20 - مارچ 2000ء
13 ذی الحج 1420ھ
20 - امان 1379ھش
بروز سوموار

مسیح موعود نمبر
جلد 85-50
نمبر 64

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خداتعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے پیدا کرنا اور ترقی دینا چاہا ہے

جماعت احمدیہ کے قیام کا مقصد تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت جمع کرنا ہے

میری دعائیں اور توجہ ان کی پاک استعدادوں کے ظہور کا وسیلہ بن جائے گی

جماعت احمدیہ کے قیام کے مقاصد اور اس سے. حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی پاک توقعات

یہ سلسلہ بیعت محض بمراد فراہمی طائفہ متقین یعنی تقویٰ شعار لوگوں کی جماعت کے جمع کرنے کیلئے ہے تا ایسے متقیوں کا ایک بھاری گروہ دنیا پر اپنا نیک اثر ڈالے۔ اور ان کا اتفاق (دین) کے لئے برکت و عظمت و نتائج خیر کا موجب ہو اور وہ برکت کلمہ واحدہ پر متفق ہونے کے (دین) کی پاک و مقدس خدمات میں جلد کام آسکیں (۔) وہ ایسے قوم کے ہمدرد ہوں کہ غریبوں کی پناہ ہو جائیں۔ یتیموں کے لئے بطور باپوں کے بن جائیں اور (دینی) کاموں کے انجام دینے کے لئے عاشق زار کی طرح فدا ہونے کو طیار ہوں اور تمام تر کوشش اس بات کے لئے کریں کہ ان کی عام برکات دنیا میں پھیلیں اور محبت الٰہی اور ہمدردی بندگان خدا کا پاک چشمہ ہر یک دل سے نکل کر اور ایک جگہ اکٹھا ہو کر ایک دریا کی صورت میں بہتا ہوا نظر آوے۔ خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا ہے کہ محض اپنے فضل اور کرامت خاص سے اس عاجز کی دعاؤں اور اس ناچیز کی توجہ کو انکی پاک استعدادوں کے ظہور و بروز کا وسیلہ ٹھہراوے۔ اور اس قدوس جلیل الذات نے مجھے جوش بخشا ہے تا میں ان طالبوں کی تربیت باطنی میں مصروف ہو جاؤں اور ان کی آلودگی کے ازالہ کے لئے رات دن کوشش کرتا رہوں اور ان کے لئے وہ نور مانگوں جس سے انسان نفس اور شیطان کی غلامی سے آزاد ہو جاتا ہے اور بالطبع خدا تعالیٰ کی راہوں سے محبت کرنے لگتا ہے اور ان کے لئے وہ روح قدس طلب کروں جو ربوبیت تامہ اور عبودیت خالصہ کے جوڑ سے پیدا ہوتی ہے اور روح خبیث کی تکفیر سے ان کی نجات چاہوں کہ جو نفس امارہ اور شیطان کے تعلق شدید سے جنم لیتی ہے۔ سو میں بتوفیقہ تعالیٰ کاہل اور سست نہیں رہوں گا اور اپنے دوستوں کی اصلاح طلبی سے جنہوں نے اس سلسلہ میں داخل ہونا بصدق قدم اختیار کر لیا ہے غافل نہیں ہوں گا۔ بلکہ ان کی زندگی کے لئے موت تک دریغ نہیں کروں گا اور ان کے لئے خدا تعالیٰ سے وہ روحانی طاقت چاہوں گا جس کا اثر برقی مادہ کی طرح ان کے تمام وجود میں دوڑ جائے۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ ان کے لئے کہ جو داخل سلسلہ ہو کر صبر سے منتظر رہیں گے ایسا ہی ہوگا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس گروہ کو اپنا جلال ظاہر کرنے کے لئے اور اپنی قدرت دکھانے کے لئے پیدا کرنا اور پھر ترقی دینا چاہا ہے تا دنیا میں محبت الٰہی اور توبہ نصوح اور پاکیزگی اور حقیقی نیکی اور امن و صلاحیت اور بنی نوع کی ہمدردی کو پھیلاوے۔ سو یہ گروہ اس کا ایک خالص گروہ ہو گا اور وہ انہیں آپ اپنی روح سے قوت دے گا اور انہیں گندی زیست سے صاف کرے گا اور ان کی زندگی میں ایک پاک تبدیلی بخشے گا۔ وہ جیسا کہ اس نے اپنی پاک پیشگوئیوں میں وعدہ فرمایا ہے اس گروہ کو بہت بڑھائے گا اور ہزارہا صادقین کو اس میں داخل کرے گا وہ خود اس کی آبپاشی کرے گا اور اس کو نشوونما دے گا۔ یہاں تک کہ ان کی کثرت اور برکت نظروں میں عجیب ہو جائے گی۔ اور وہ اس چراغ کی طرح جو اونچی جگہ رکھا جاتا ہے دنیا کے چاروں طرف اپنی روشنی کو پھیلائیں گے اور (دینی) برکات کے لئے بطور نمونہ کے ٹھہریں گے وہ اس سلسلہ کے کامل متبعین کو ہر یک قسم کی برکت میں دوسرے سلسلہ والوں پر غلبہ دے گا اور ہمیشہ قیامت تک ان میں سے ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جن کو قبولیت اور نصرت دی جائے گی۔ اس رب جلیل نے یہی چاہا ہے وہ قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے ہر یک طاقت اور قدرت اسی کو ہے۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 561)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اِک نظر فرما

حضرت مسیح موعود کا پردرد کلام

اے مرے یارِ یگانہ! اے مری جاں کی پناہ!
کر وہ دن اپنے کرم سے دیں کے پھیلانے کے دِن

پھر بہارِ دیں کو دکھلا اے مرے پیارے قدیر!
کب تلک دیکھیں گے ہم لوگوں کے بہکانے کے دِن

دِل گھٹا جاتا ہے ہر دم جاں بھی ہے زیر و زبر
اِک نظر فرما کہ جلد آئیں ترے آنے کے دِن

چہرہ دکھلا کر مجھے کر دیجئے غم سے رہا
کب تلک لمبے چلے جائیں گے ترسانے کے دِن

کچھ خبر لے تیرے کوچہ میں یہ کِس کا شور ہے
کیا مرے دلدار تو آئے گا مر جانے کے دِن

ڈوبنے کو ہے یہ کشتی آ مِرے اے ناخدا
آ گئے اس باغ پر اے یار مُرجھانے کے دِن

میرے دل کی آگ نے آخر دکھایا کچھ اثر
آ گئے ہیں اب زمیں پر آگ بھڑکانے کے دِن

کون روتا ہے کہ جس سے آسماں بھی رو پڑا
لرزہ آیا اِس زمیں پر اُس کے چلّانے کے دِن

دوستو اُس یار نے دِیں کی مصیبت دیکھ لی
آئیں گے اِس باغ کے اب جلد لہرانے کے دِن

دن بُہت ہیں سخت اور خوف و خطر درپیش ہے
پر یہی ہیں دوستو اُس یار کے پانے کے دِن

دیں کی نُصرت کے لئے اِک آسماں پر شور ہے
اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دِن

23- مارچ 1889ء

جب بیعت کا فرمان ہوا
دعوت کا عام اعلان ہوا
جس دن چالیس بزرگوں کا
رب سے عہدو پیمان ہوا
اللہ کے دین کی نصرت کا
اک عزمِ عالی شان ہوا
تقریر کا شاہِ عالی جاہ
تحریر کا جو سلطان ہوا
آوازۂ حق اونچا گونجا
سب دنیا میں اعلان ہوا
تا حشر رہو گے تم غالب
یہ اللہ کا فرمان ہوا
ہر دیس ہمارا دیس بنا
خواہ مصر ہوا کنعان ہوا
اب دیں کے بڑے ٹیلی ویژن
کا ایم ٹی اے عنوان ہوا
اب طاہر عالمی رہبر ہے
یہ اللہ کا احسان ہوا
آفاق و زمیں پر یوں چھایا
کہ جگ سارا حیران ہوا
دس سال ہوئے سو کے اوپر
تو قائل ایک جہان ہوا
چالیس، کروڑوں تک پہنچے
کیسا فضلِ رحمان ہوا
جب بیعت کا فرمان ہوا
دعوت کا عام اعلان ہوا

راجہ نذیر احمد ظفر

پبلشر آغا سیف اللہ - پرنٹر قاضی منیر احمد - مطبع ضیاء الاسلام پریس - مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت 5 روپے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کو حضرت مسیح موعود کی کونسی ادا پیاری لگی؟

اخبار الحکم قادیان نے 26 دسمبر 1935ء کو مسیح موعود نمبر شائع کیا- اور اس مضمون کے ساتھ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر الحکم نے یہ نوٹ شائع کیا-

سیرت نمبر کے لئے چند احباب سے جو دفتر الحکم کے پاس سے گذرے- میں نے مندرجہ بالا سوال کیا- میری غرض اس سے یہ تھی کہ میں دیکھوں کہ احباب اس کے متعلق چند فقروں میں کیا کہتے ہیں- اور اس طرح سے مختلف خیالات کا مجموعہ ایک دلچسپ مضمون کی شکل میں ظاہر ہو سکے گا- میں نے جواب میں احباب کو آزادی دی کہ خواہ وہ ظاہری اداؤں کی طرف چلے جائیں یا باطنی یعنی سیرت کی طرف ہر قسم کا جواب کوئی نہ کوئی شان محبوبی اپنے اندر ضرور رکھے گا-

میرے اس سوال کو بہت سے احباب نے حیرت سے دیکھا- اور بعض نے اس لحاظ سے غلط قرار دیا کہ وہ مجسمہ حسن و احسان تھا اس کی کسی خاص ادا کو دلربا اور پیارا اور باقیوں کو چھوڑ دینا یا کم پیارا کہنا درست نہیں ہو سکتا-

مانا...... بیشک محبت کا تقاضا یہی ہے- لیکن ایسے سوال سے عام طور پر مراد یہ ہوتی ہے کہ کس خاص بات کو اپنے قلب پر نمایاں پاتے ہیں- چنانچہ بعض احباب نے دلچسپ جوابات دیئے- اگر اس سلسلۂ جواب کو لمبا کیا جائے تو چند سطروں میں حضور کی سیرت کے ہزاروں پہلو نکل آئیں- تاہم میں الحکم کے اس خاص نمبر میں اس سوال کے جواب میں ایک جدت پیش کرتا ہوں-

جوابات کے لئے کوئی خاص ترتیب نہیں رکھی گئی- لیکن جس ترتیب سے جوابات مجھے ملے ہیں- اسی ترتیب سے میں نے درج کر دیئے ہیں-

حضرت شیخ محمد اسماعیل صاحب سرساوی

میرا محبوب دشمنوں کا بھی ہمدرد تھا- غریبوں کا غمگسار تھا- اس کو کسی بڑائی کی خواہش نہ تھی- اس کی یہ شان تھی کہ حضور کے لخت جگر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کی نعش سامنے رکھی تھی مگر وہ اس وقت روتا نہیں- اس کے منہ سے اس وقت بھی (دین) اور خدا کے سوا کچھ نہ نکلتا تھا- ان اوصاف سے متصف محبوب کی کس ادا کو پیارا کہوں- اور کس ادا کو دوسری پر ترجیح دوں-

حضرت مہاشہ محمد عمر صاحب

میرے دلبر آقا کی تحدی اور یقین نے وہ اثر کیا کہ میں اس کی ادا پر قربان ہو گیا- میں نے نہیں دیکھا کہ مفتری دنیا کو للکارے اور تحدی کرے- پس میں تو ان کی تحدی اور یقین پر قربان ہوں-

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب آف پشاور

حضور سادگی کے مجسمے تھے- اور تکلفات سے دور تھے-

حضرت غازی نذیر احمد صاحب برق پریذیڈنٹ احمدیہ سولر سوسائٹی

مجھے حضرت مسیح موعود کی وہ عاشقانہ ادا پیاری لگی- جو حضور سے رسول اللہ ﷺ سے عشق کے رنگ میں ظاہر ہوئی حضور کو آنحضرت ﷺ سے جو کمال عشق تھا اس کی نظیر اور شان دنیائے محبت میں بالکل نرالی اور انوکھی ہے-

حضرت بابا محمد حسن صاحب واعظ

حضور کی یہ شان تھی کہ ہر ایک آدمی جو حضور سے وابستہ تھا- اس سے ایسی محبت کرتے تھے کہ وہ یہ سمجھنے لگتا کہ حضور مجھ سے سب سے زیادہ محبت کرتے ہیں- اپنے خدام سے محبت کی یہ مساوات میں نے اور کسی انسان میں نہ پائی- اور پھر طرفہ یہ کہ اپنی ذات کو حضور کبھی بڑا بنانے کی نہ خواہش کرتے تھے- اور نہ کوشش- وہ خوبیوں کی کان تھا-

حضرت ماسٹر عبد الرحمان صاحب بی-اے

میں سکھ سے (احمدی) ہوا- میرا دل اسی محبت کا شکار ہوا- جو حضور اپنے خدام سے فرمایا کرتے تھے وہ ایسی محبت تھی کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکا کہ حضور کس سے زیادہ محبت کرتے ہیں-

حضرت غلام محمد صاحب اختر سٹاف وارڈن لاہور

مجھے حضور کی قبولیت دعا پیاری لگی-

حضرت بھائی مدد خان صاحب

مجھے حضور کا چہرہ بہت پیارا لگتا تھا میں جب اس کو دیکھتا- اپنے سارے غم بھول جاتا-

حضرت بابا کریم بخش صاحب مہاجر

میں نے جب حضور کو پہلی دفعہ دیکھا- تو حضور کا جلوہ مجھے بہت پیارا لگا- جس نے میری قوت کو سلب کر دیا- میں جہاں کھڑا تھا وہاں کھڑا رہ گیا- اور نہ میں آگے ہو سکتا تھا- اور نہ پیچھے ہٹ سکتا تھا- وہ کیا جلوہ تھا- اس میں کون سا جادو تھا- میں اس کو نہ جان سکا-

حضرت ڈاکٹر غلام غوث صاحب

حضور اس قدر مجسمہ حسن و اخلاق تھے کہ میں حیران ہوں کہ میں حضور کی کس ادا کو پیارا کہوں اور کس کو نہ کہوں-

حضرت قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل

میرے نزدیک حضرت مسیح موعود کی ہر ایک ادا دلربا و دلکش تھی- میں کس کو کس پر ترجیح دوں- ؎

کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا ایں جا است

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر

دعوت الی اللہ

حضرت مسیح موعود کی صورت مجھے بڑی پیاری لگتی تھی آنکھوں میں غنودگی سی تھی جو دل پر ہمیشہ یہ اثر پیدا کرتی تھی کہ حضور ذکر الٰہی میں مستغرق ہیں- یہ وہ منظر ہے جو اب تک میری آنکھوں میں پھرتا رہتا ہے اس کی دید سے میرا دل گداز ہے-

حضرت مولوی عبد اللہ صاحب اعجاز

حضور کے متعلق میں کیا کہوں۔

سر فرق تا بہ قدم ہر کجا مے نگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا ایں جا است

حضرت چوہدری مظفر الدین صاحب بنگالی

حضرت مسیح موعود کی امن پسندی مجھے بہت پسند آئی کرشن جی مہاراج اور رامچندر جی مہاراج اور مہاتما بدھ کو انبیاء کے زمرے میں تسلیم کر کے ہم کو یہ تعلیم دی کہ ہم دوسروں کے بزرگوں کی عزت کریں- اور جب یہ اصل دنیا میں کام کرنے لگے تو اس سے کس قدر امن دنیا میں پیدا ہو گا- پس حضور کی مجھے امن پسندی بہت پسند آئی-

حضرت مفتی فضل الرحمان صاحب طبیب

میرا آقا سید القوم خادمہم کا مصداق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تھا۔ میں دوسروں کی کیا کہوں۔ اپنی کہتا ہوں۔ گرمی کا موسم تھا۔ حضور نے فجر کی نماز کے بعد مجھے گورداسپور بھیجا۔ میں وہاں سے بارہ بجے سخت دھوپ میں واپس آیا۔ حضرت اس وقت گول کمرے کے پچھلے کمرے میں تھے۔ اور آرام فرما رہے تھے۔ کمرہ ٹھنڈا تھا۔ پنکھا لگا ہوا تھا۔ میں نے حاضر ہو کر جواب پیش کیا۔ حضور نے ازراہ شفقت فرمایا کہ میاں فضل الرحمان تم بیٹھو۔ میں تمہارے لئے شربت لاتا ہوں۔ میں گرمی کا مارا ہوا تھا۔ اور سفر کی منزل سے تھکا ہوا تھا۔ بستر پر لیٹ گیا۔ اور خیال کیا کہ جب حضور کی آہٹ پاؤں گا۔ اٹھ کر بیٹھ جاؤں گا۔ لیٹتے ہی آنکھ لگ گئی۔ حضور آئے اور مجھے معلوم نہ ہوا۔ گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ گزرنے پر آنکھ کھلی۔ دیکھا میرا آقا سید و مولیٰ کھڑا ہے۔ پنکھے کی رسی اس کے ہاتھ میں ہے اور مجھے ہوا دے رہا ہے میں دیکھتے ہی گھبرا گیا۔ بیقرار ہو گیا۔ گھبراہٹ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اور ندامت سے چور تھا۔ حضور نے میری ندامت کو دیکھ کر فرمایا گھبرانے کی کوئی بات نہیں آپ تھکے ہوئے تھے میں نے جگانا مناسب نہ سمجھا یہ لو شربت پی لو۔

ایسے محسن آقا کی ہر شان جب مجھے یاد آتی ہے میری آنکھوں سے آنسو بہہ نکلتے ہیں۔ میں اس محسن آقا کی کس بات کو کس پر ترجیح دوں۔ یہ میری طاقت سے باہر ہے۔

حضرت بابو محمد اسماعیل صاحب ریٹائرڈ اسٹیشن ماسٹر

مجھے حضور کا وہ کلام جو رسول اللہ ﷺ کی شان میں ہے۔ اور حضور کا وہ عشق جو حضور کو سرور کائنات ﷺ سے تھا بہت پیارا لگتا ہے۔

حضرت بابو وزیر خان صاحب بلب گڑھی

حضور کا چہرہ اس قدر خوبصورت تھا کہ یہ خوبصورتی میں نے کسی انسان میں نہ دیکھی۔ حضور جب کلام کرتے تھے تو چاند کی طرح چمکتا ہوا چہرہ نظر آتا تھا۔ آج تک حضور کے پیارے چہرے کی یاد میرے دل میں دلنشین ہے اور میں اس منہ کی دید کا بھوکا ہوں۔

حضرت شیخ عبد الرحمان صاحب قریشی مسکین فرید آبادی

مجھے تو حضور کے اخلاق نے گرویدہ کر لیا۔ میں حضور کی مجلسوں میں اپنا کلام پیش کرتا تو شعراء کی نگاہ میں وہ شاعری سے گرا ہوا ہوتا مگر حضور پسند فرما کر تبسم فرماتے۔ اور میرے جیسے ناچیز خادم کو چہرہ مبارک پر بل ڈال کر دل گیر نہ فرماتے کسی اور معمولی آدمی سے بھی میں توقع نہیں رکھتا کہ وہ اس قدر وسعت اخلاق کا منظر پیش کرتا چہ جائیکہ کوئی بڑا آدمی ہو۔

حضرت پیر مظہر حق صاحب

میں نے بچپن میں حضور کو دیکھا۔ ہم بہت سے بچے اکٹھے ہو کر اس کمرے کے باہر شور مچاتے اور کھیلتے جہاں حضور آرام فرماتے۔ بلکہ اسی پر بس نہ کر کے صحن میں بھی فٹ بال کھیلتے ہوئے اس دروازے میں بھی فٹ بال کی گیں لگاتے حضور کمرے کے اندر موسم گرما میں آرام فرمایا کرتے تھے۔ مگر وہ اخلاق کا مجسمہ کبھی ناراض نہ ہوتا۔ اور کبھی نہ ڈانٹا کہ کیوں میرے آرام میں خلل انداز ہوتے ہو۔

میں اب پورے شعور کے ساتھ انسانی فطرت کا مطالعہ کرتا ہوں اور اس عظیم الشان شخص کے اخلاق کو دیکھتا ہوں۔ تو حیرانی میں گم ہو جاتا ہوں۔

حضرت منشی کظیم الرحمان صاحب

جو بچے یہاں تعلیم کے لئے قادیان میں حضور کے زمانے میں آئے تھے۔ حضور ان پر اپنے بچوں کی طرح مہربان تھے۔ ایک دفعہ میرے بھائی محب الرحمٰن کے روپیہ آنے میں تاخیر ہوئی۔ اور ضابطہ کے مطابق ان کی روٹی بند ہوگئی۔ انہوں نے چند دن کسی دوسرے شخص سے مل کر کھانا کھا لیا جب حضور کو اس کا علم ہوا سپرنٹنڈنٹ کو بلوایا اور اس پر سخت ناراض ہوئے۔ اور فرمایا کہ یہ بچے میرے پاس آئے ہیں۔ کسی کو کوئی حق نہیں کہ ان کی روٹی بند کرے۔ میرے بھائی محب الرحمان کو بلوا کر اس کی بڑی دلداری کی اور تسلی دی۔ اور کہا کہ جب تمہاری روٹی بند ہوئی تو مجھے کیوں اطلاع نہ دی۔ یہ حضور کی شفقت کا علی الاعلان ایک منظر ہے۔

قریشی محمد صادق صاحب شبنم بی۔اے

میں نے حضور کو دیکھا نہیں۔ مگر حضور کی دینی غیرت میرے دل میں گھر کر گئی ہے۔ خاص کر میں دو واقعات کا ذکر کرتا ہوں۔ پہلا واقعہ وہ ہے جو لیکھرام کے متعلق ہے جب اس نے حضور کو سلام کیا تو حضور نے اپنا منہ اس سے اس لئے پھیر لیا کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دیتا ہے اور آپ کے سلام کے لئے آیا ہے۔

دوسرا واقعہ ہے کہ باوجود اس کے کہ آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے بڑی محبت تھی۔ حضور نے اپنی زبان مبارک سے ان کے حق میں فرمایا۔ ؎

چہ خوش بودے اگر ہر یک زامت نوردیں بودے

اس قدر محبت کے باوجود جب آپ کو معلوم ہوا کہ حضرت مولوی صاحب آریہ سماج کے اس جلسے جس میں آنحضرت ﷺ کی توہین کی گئی۔ جلسہ کے آداب کو ملحوظ رکھتے ہوئے نہ اٹھے تو سخت ناراض ہو گئے۔

میں نے اس غیرت دینی کے بہت سے منظر حضور کی سیرت میں پائے اور میں اس پر قربان ہوں۔

حضرت حکیم عبد العزیز صاحب پسروری

میرے قلب پر حضور کے تقویٰ کا بہت اثر ہے۔ یعنی مجھے اس تقویٰ نے گرویدہ کر لیا میں نے اس تقوے کے جو منظر حضور کی ذات میں دیکھے۔ ان کا اثر اس زمانے میں بھی میرے قلب پر موجود ہے۔ حضور خود فرماتے ہیں۔ ؎

ہمیں اس یار سے تقویٰ عطا ہے

حضرت شیخ نور الدین صاحب تاجر قادیان

حضور کی بشاشت میرے دل پر اب تک اثر انداز ہے۔ جب کسی خادم سے ملتے تو اس قدر مسرت اور بشاشت حضور کے چہرے سے ظاہر ہوتی کہ اس کی مثال نہیں ملتی۔

حضرت عبد الرحیم صاحب ممتحن چشم دہلوی

میں حضور کے غض بصر پر فدا تھا۔

حضرت مولوی فضل محمد صاحب ہرسیاں والے

میرے دل پر حضور کی اس وسعت حوصلہ کا اثر ہے جو میں بارہا خود حضور کی طبیعت میں دیکھ چکا ہوں۔ میں کئی دفعہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوتا اور ایسی باتیں کرنے لگتا جن کا حضور سے کوئی تعلق نہ ہوتا۔ مجھے اب وہ باتیں یاد آتی ہیں۔ تو حضور کے قیمتی وقت ضائع کرنے کا افسوس کرتا ہوں۔ مگر حضور نے کبھی بات سننے میں بے پروائی یا عدم توجگی کا اظہار نہیں کیا۔ اور کبھی نہیں فرمایا کہ بس کرو۔ مجھے کوئی اور کام ہے۔ بلکہ پوری بشاشت سے حضور سنتے رہتے۔ پس اس وسعت حوصلہ کی نظیر مجھے کسی انسان میں نظر نہیں آتی۔

حضرت سید عزیز الرحمان صاحب مہاجر بریلوی

ہر ایک شخص یہی خیال کرتا تھا کہ حضور مجھ سے زیادہ محبت کرتے ہیں۔ حضور کی محبت کی یہ شان مجھے بہت پیاری لگتی۔ اور حضور کا پگڑی باندھنا اور پگڑی کے پیچ مجھے بہت ہی بھاتے۔

حضرت مولوی عبید اللہ صاحب بقاپوری مہاجر قادیان

1907ء میں میں اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ حضرت اقدس کی خدمت مبارک میں حاضر ہوا اس وقت میں بہت کم عمر تھا۔ حضور کا خلق اور محبت و شفقت سے مجھے ایسا معلوم ہوتا تھا گویا میرے والد سے کہیں زیادہ محبت کرتے ہیں۔

حضور کا میری پیٹھ پر اپنا دست مبارک پھیرنا میں کبھی نہیں بھول سکتا۔ وہ ایک مقناطیسی قوت تھی۔ جوں ہی میرے بدن سے مس ہوئی ایک بجلی کی رو کی طرح تمام بدن میں دوڑ گئی۔

اب بھی جب کبھی مجھے وہ خیال آتا ہے تو وہی بجلی کی لہر میرے تمام بدن میں لہریں مارنے لگتی ہے۔

حضرت بابو محمد سعید صاحب ارشد سیکرٹری مال راولپنڈی

1904ء میں میں کوئی دس برس کا ہوں گا۔ کہ جب طاعون اور پلیگ سے موتا موتی کا بازار گرم تھا جیسے بھُرجی کے بھاڑ میں چنے بھنتے ہوں۔ یا جیسے کوئی ڈاکٹر جراثیم کے مارنے کے لئے دوائی چھڑک دے اور کیڑے بلبلا بلبلا کر مر جائیں۔ یہی حالت بجنسہ اس وقت زمینی آدمیوں کی تھی۔

چونکہ ہمارے خاندان میں احمدیت 1897ء میں پہنچ چکی تھی۔ ہم نے اس پر شوکت اور پر ہیبت نشان کو دیکھا۔

حضور کا رعب کچھ اس طرح دلوں پر چھا گیا تھا بغیر مانے کوئی چارہ ہی نہ تھا۔ ہم لوگ آزادی سے چلتے پھرتے۔ کھیلتے کودتے۔ مگر احمدیوں کا بال بھی بیکا نہ ہوا۔ خدا کے فضل سے سب کے سب محفوظ رہے۔

میرے دل پر حضور کا وہ پر شوکت و جلال انذاری نشان اور حضور کے رعب کا اس قدر گہرا اثر ہے اور جب بھی مجھے وہ وقت یاد آتا ہے۔ میں کانپ جاتا ہوں۔

حبیب احمد کاتب الحکم

حضور کے مضامین اور تحریر میں ایک روح اور ایک روشنی ہے۔ مجھے جب بھی مطالعہ کا موقع ملتا ہے۔ میرا دل سرور اور مسرت سے بھر جاتا ہے۔ میری روح وجد میں آجاتی ہے۔

حضور نے جس خوبی سے بڑے بڑے اہم مضامین کو چند سطروں میں ادا فرمایا ہے وہ دنیا کے بڑے بڑے فلاسفر۔ ادیب صحیفہ نگار بیسیوں صفحوں، جزووں اور کتابوں میں بیان نہیں کر سکتے۔

لاریب وہ سلطان قلم تھا۔ مجھے اسی کی گردش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قلم نے موہ لیا ہے۔

حضرت مولانا الحاج عبدالرحیم صاحب نیر

میں تو حضور کی نگاہ کا کشتہ ہوں۔ میں جب پہلی دفعہ قادیان آیا تو میں نے پوربی زبان میں ایک نظم کہی جس کا ایک مصرع یہ تھا۔

یعنی اے گوپال ہماری طرف بھی ایک نظر فرما۔ حضور نے یہ سن کر آنکھ اٹھا کر میری طرف دیکھا۔ اس نظر کا جادو مجھ پر ایسا ہوا۔ کہ میں اس کا نقشہ کھینچ نہیں سکتا۔ میرا وہ جوانی کا عالم تھا۔ امنگوں کا زمانہ تھا۔ دماغ میں شاعری کا دور دورہ تھا۔ مگر خدا کی قسم اس نظر کے بعد اس سے بہتر اور خوبصورت نظر آج تک نظر نہ آئی۔

حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی

مجھ پر احمدیت کی وجہ سے مخالفوں نے مقدمات کر دیئے اور میرا مکان مجھ سے چھین لیا۔ میں نے حضور سے شکوہ کیا۔ حضور نے فرمایا کہ حافظ صاحب! لوگ ختنوں اور شادیوں پر مکانات فروخت کر دیتے ہیں۔ آپ کا مکان اگر خدا کے لئے جاتا ہے تو جانے دو اس بات کا مجھ پر وہ اثر ہوا جیسے زلیخا نے ایک شعر میں حضرت یوسف کی خریداری پر کیا۔

اس دن سے میرے دل میں سے مکانوں وغیرہ کی محبت جاتی رہی اور ان کی قدر و قیمت ایک ٹوٹی جوتی کی برابر بھی نہ رہی۔ ہاں خدا نے پھر اپنے فضل سے مجھے سب کچھ دے دیا جواب میں انعام کے رنگ میں سمجھتا ہوں۔

مرزا ارشد بیگ صاحب

میں تو حضور کی آنکھوں کا متوالا ہوں اور جو حیا اور جو لطف و کرم ان آنکھوں میں پوشیدہ تھا میں نے کسی کی آنکھوں میں نہ دیکھا۔

جناب اللہ دین صاحب فلاسفر

میں نے دیکھا کہ اس زمانے میں ہر ایک چیز نے غیر معمولی اور حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ مثلاً میں نے جراب کا کارخانہ دیکھا۔ اور دھاریوال کا کارخانہ دیکھا تو میں محو حیرت ہو گیا۔ یہ جولاہوں کے کام کی ترقی کا ایک نمونہ ہے جسے کوئی یورپین جولاہا ترقی پر لیجاتے لیجاتے اس مقام پر لے گیا۔

آج اس جولاہے کی عظمت کو راجے مہاراجے بھی مانتے ہیں۔ اور اس کی عظمت کا اعتراف کرتے ہیں۔ یہی حال ہر ایک چیز کا ہے۔ ہر ایک علم کا ہے۔ ایسے علمی اور ترقی یافتہ زمانہ کے لئے جو (مامور) آنا چاہئے وہ کیسا ترقی یافتہ ہونا چاہئے؟ پس میں حضرت مسیح موعود کی عظمت کو دیکھتا ہوں اور محو حیرت ہو جاتا ہوں۔ میں حیران ہوں کہ حضور کی کس ادا کو پیاری کہوں اور کس کو نہ کہوں۔

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد - مورخ احمدیت

عہد حاضر میں سچائی کا بے مثال عالمی سفیر

حضرت مسیح موعود کا ایک حیرت انگیز نمونہ صدق

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ہندوستان کے مشہور صحافی و ایڈیٹر دیش و ہندوستان کا تذکرہ کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:-

وہ ہمیشہ میرا بزرگانہ احترام کرتے تھے۔ اسی جولائی 1934ء میں مجھے لاہور جانے کا اتفاق ہوا۔ میرے ساتھ سید دلاور شاہ صاحب بخاری بھی تھے۔ وہ حسب معمول نہایت محبت اور اکرام سے ملے۔ اور اثنائے گفتگو میں میرے کسی استفسار کے بغیر انہوں نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ میرے دل میں مرزا صاحب (حضرت اقدس) کی کس قدر عظمت ہے؟ میں ان کا مقام اور مرتبہ بہت عظیم الشان سمجھتا ہوں۔ اگرچہ ان کے دعاوی کے متعلق علم النفس کی رو سے میں یہ مانتا ہوں کہ ان کو سمجھنے میں غلطی ہوئی۔ لیکن ایک مہاپرش اور روحانی آدمی کے لحاظ سے بہت بڑے مرتبہ کے انسان تھے۔ اور میرا یہ عقیدہ ان کے متعلق ایک واقعہ سے ہوا۔ حکیم غلام نبی زبدۃ الحکماء کو آپ جانتے ہیں۔ اور مولوی فضل الدین صاحب وکیل کو بھی۔ حکیم صاحب کے مکان پر اکثر دوستوں کا اجتماع شام کو ہوا کرتا تھا۔ میں بھی وہاں چلا جاتا تھا۔ ایک روز وہاں کچھ احباب جمع تھے اتفاق سے مرزا صاحب کا ذکر آ گیا۔ ایک شخص نے ان کی مخالفت شروع کی۔ لیکن ایسے رنگ میں کہ وہ شرافت و اخلاق کے پہلو سے گری ہوئی تھی۔ مولوی فضل الدین صاحب مرحوم کو یہ سن کر بہت جوش آ گیا۔ اور انہوں نے بڑے جذبہ سے کہا کہ میں مرزا صاحب کا مرید نہیں ہوں ان کے دعاوی پر میرا اعتقاد نہیں اس کی وجہ خواہ کچھ ہو۔ لیکن

مرزا صاحب کی عظیم الشان شخصیت اور اخلاقی کمال کا میں قائل ہوں۔

میں وکیل ہوں اور ہر قسم کے طبقہ کے لوگ مقدمات کے سلسلہ میں میرے پاس آتے ہیں۔ اور ہزاروں کو میں نے اس سلسلہ میں دوسرے وکیلوں کے ذریعہ بھی دیکھا ہے بڑے بڑے نیک نفس آدمی جن کے متعلق کبھی وہم بھی نہیں آ سکتا تھا کہ وہ کسی قسم کی نمائش یا ریاکاری سے کام لیں گے۔ انہوں نے مقدمات کے سلسلے میں اگر قانونی مشورہ کے ماتحت اپنے بیان کو تبدیل کرنے کی ضرورت سمجھی بلا تامل بدل دیا۔ لیکن میں نے

اپنی عمر میں مرزا صاحب ہی کو دیکھا ہے جنہوں نے سچ کے مقام سے قدم نہیں ہٹایا۔

میں ان کے ایک مقدمہ میں وکیل تھا۔ اس مقدمہ میں میں نے ان کے لئے ایک قانونی بیان تجویز کیا۔ اور ان کی خدمت میں پیش کیا انہوں نے اسے پڑھ کر کہا کہ

اس میں تو جھوٹ ہے

میں نے کہا کہ ملزم کا بیان حلفی نہیں ہوتا اور قانوناً اسے اجازت ہے کہ جو چاہے وہ بیان کرے اس پر آپ نے فرمایا قانون نے اسے یہ تو اجازت دے دی ہے کہ جو چاہے بیان کرے۔ مگر

خدا تعالیٰ نے تو اجازت نہیں دی کہ وہ جھوٹ بھی بولے

اور نہ قانون ہی کا یہ منشاء ہے۔ پس میں کبھی ایسے بیان کے لئے آمادہ نہیں ہوں جس میں واقعات کا خلاف ہو میں صحیح صحیح امر پیش کروں گا۔

مولوی صاحب کہتے تھے کہ میں نے کہا کہ آپ جان بوجھ کر اپنے آپ کو بلا میں ڈالتے ہیں انہوں نے فرمایا:-

"جان بوجھ کر بلا میں ڈالنا یہ ہے کہ میں قانونی بیان دے کر ناجائز فائدہ اٹھانے کے لئے اپنے خدا کو ناراض کر لوں یہ مجھ سے نہیں ہو سکتا خواہ کچھ بھی ہو۔"

لالہ دینا ناتھ صاحب بیان کرتے تھے کہ مولوی فضل الدین صاحب کہتے تھے کہ یہ باتیں مرزا صاحب نے ایسے جوش سے بیان کیں کہ ان کے چہرہ پر

ایک خاص قسم کا جلال اور جوش تھا۔

میں نے یہ سن کر کہا کہ پھر آپ کو میری وکالت سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا اس پر انہوں نے فرمایا "کہ میں نے کبھی وہم بھی نہیں کیا کہ آپ کی وکالت سے فائدہ ہو گا یا کسی اور شخص کی کوشش سے فائدہ ہو گا۔ اور نہ میں سمجھتا ہوں کہ کسی کی مخالفت مجھے تباہ کر سکتی ہے میرا بھروسہ تو خدا پر ہے۔ جو میرے دل کو دیکھتا ہے۔ آپ کو وکیل اس لئے کیا ہے کہ رعایت اسباب ادب کا طریق ہے۔ اور میں چونکہ جانتا ہوں کہ آپ اپنے کام میں دیانت دار ہیں اس لئے آپ کو مقرر کر لیا ہے۔"

مولوی فضل الدین صاحب کہتے تھے کہ میں نے پھر کہا کہ میں تو یہی بیان تجویز کرتا ہوں۔ مرزا صاحب نے کہا کہ نہیں جو بیان میں خود لکھتا ہوں نتیجہ اور انجام سے بے پرواہ ہو کر وہی داخل کر دو اس میں ایک لفظ بھی تبدیل نہ کیا جاوے۔ اور میں پورے یقین سے آپ کو کہتا ہوں کہ آپ کے قانونی بیان سے وہ زیادہ مؤثر ہو گا۔ اور جس نتیجہ کا آپ کو خوف ہے وہ ظاہر نہیں ہو گا۔ بلکہ انجام انشاء اللہ بخیر ہو گا۔

اور اگر فرض کر لیا جاوے کہ دنیا کی نظر میں انجام اچھا نہ ہو یعنی مجھے سزا ہو جاوے تو مجھے اس کی پروا نہیں۔ کیونکہ

میں اس وقت اس لئے خوش ہوں گا۔ کہ میں نے اپنے رب کی نافرمانی نہیں کی۔

لالہ دینا ناتھ کہتے تھے کہ مولوی فضل الدین صاحب نے بڑے جوش اور اخلاص سے اس طرح پر مرزا صاحب کا ڈیفنس پیش کیا۔ اور کہا کہ انہوں نے پھر قلم برداشتہ اپنا بیان لکھدیا۔ اور خدا کی عجیب قدرت ہے کہ جیسا وہ کہتے تھے اسی بیان پر وہ بری ہو گئے۔

مولوی فضل الدین صاحب نے ان کی راستبازی اور راست بازی کے لئے ہر قسم کی مصیبت کو قبول کر لینے کی جرأت اور بہادری کا ذکر کر کے حاضرین مجلس پر ایک کیف اور حالت پیدا کر دی۔ اس پر بعض نے پوچھا کہ آپ پھر مرید کیوں نہیں ہو جاتے۔ تو انہوں نے کہا کہ میرا ذاتی فعل ہے۔ اور تمہیں یہ حق نہیں کہ سوال کرو۔ میں انہیں ایک

کامل راستباز

یقین کرتا ہوں اور میرے دل میں ان کی بہت بڑی عظمت ہے۔

لالہ دینا ناتھ نے یہ قصہ بیان کرنے کے بعد کہا کہ اس دن سے میرے دل میں بھی ان کی عظمت ایک روحانی مہاپرش کے ہے۔

(الحکم 14 نومبر 1932ء ص 3-4)

WE SERVE YOU BETTER
نیو پنجاب جنرل سٹور کارنر شاپ کھاریاں کینٹ
پروپرائٹر: مبشر احمد
05771-510699

العطاء جیولرز
DT-145-C کری روڈ
ٹرانسفارمر چوک راولپنڈی
پروپرائٹر طاہر محمود
844886

رانا وسیم ٹینٹ ہاؤس قلعہ کالروالہ
رانا سٹیل ہاؤس (سیالکوٹ)

FOR STANDARDIZED AND QUALITY PRINTING
KHAN NAME PLATES
Name Plates, Stickers, Monograms, Shield & all type of required Screen Printing
Township. Lhr. Ph: 5150862, Fax: 5123862
email: knp_pk @ yahoo.com

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشارت کراکری سٹور
چوک تحصیل بازار
سیالکوٹ
فون رہائش 0432-594904

نگینہ برتن سٹور المعروف چوہدری سراجدین اینڈ سنز
چوک جنوتھان - چنیوٹ
دوکان 0466-332870

اعلیٰ کوالٹی کپڑے اور بہترین سلائی کیلئے
سپر ٹیلرز اینڈ سپر فیبرکس
نمبر 1 بلاک 6/ئی - سپر مارکیٹ-اسلام آباد 44000 پاکستان
فون 051 - 817085 - فیکس 051 - 826934

HAROON'S
GIFT SHOP
SHOP NO.5 MASCOW PLAZA
BLUE AREA ISLAMABAD
PH: 826948
SHOP NO.8 BLOCK A
SUPER MARKET ISLAMABAD
PH: 275734

VIP ENTERPRISES
RENT SALE PURCHASE
WE DEAL ANY KIND OF PROPERTY IN ISLAMABAD
PLEASE CONT: 270056 - 817423
SUHAIL SADDIQI
OFFICE NO. 13, 98-E, PENORAMA CENTRE, BLUE AVE. ISLAMABAD

ڈائمنڈ کی جدید ورائٹی اور فینسی زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
فون دوکان 592316
گھر 551179-586297
صرافہ بازار سیالکوٹ

تمام امپورٹڈ ورائٹی بغیر ٹانکے کے KDM سے تیار شدہ
*مدراسی *سنگاپوری *اٹالین *بحرینی جیولری کی
خریداری کیلئے تشریف لائیں
نیو احمد جیولرز
پروپرائٹر :- محمد احمد توقیر
گلا چوک شہیداں-سیالکوٹ
فون دکان 0432-87444 رہائش 586297 موبائل 03432-7348235

THE NAME IN THE GAME
MANUFACTURER AND EXPORTER
OF SPORTS GOODS AND SPORTS WEARS
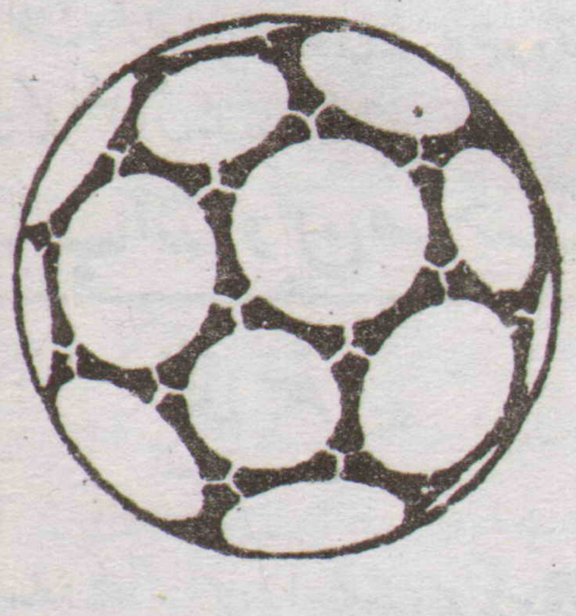
LEABROS INDUSTRIES
IJAZ MALK
WAZIRABAD ROAD, ISMAIL ABAD, SIALKOT PAKISTAN.
TEL: (0432) 260323, 260314, 262292, 262293, FAX: (0432) 262239
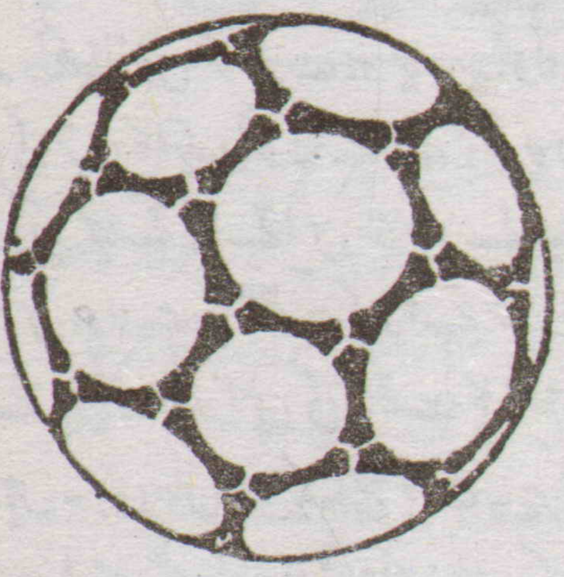
LEABROS SPORTARTIKEL GMBH
NASEER MALIK
INDUSTRIE STR - 31
63674 ALTENSTADT / HESSEN GERMANY
TEL: (06047) (6058-59) FAX: (06047) (1258)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم انتصار احمد نذر صاحب

تم میں سے بہترین وہ ہے جو اپنے اہل کے ساتھ بہترین سلوک کرتا ہے (حدیث نبوی)

ایک مقدس جوڑے کی بہشتی زندگی

حضرت مسیح موعود اور حضرت اماں جان کی کامل یگانگت پر مبنی خوشگوار عائلی زندگی کی چند جھلکیاں

حضرت مسیح موعود اور حضرت اماں جان کی ازدواجی زندگی بہت خوشگوار اور پر بہار تھی باوجود عمر کے ظاہری تفاوت کے دونوں میاں بیوی کامل محبت اور یگانگت کا ایک بے نظیر نمونہ تھے۔ یہ ایک آئیڈیل جوڑا تھا جن میں ہر قسم کی دوئی مٹ چکی تھی اور ایسے ہو گئے تھے کہ گویا ایک سینے میں دو دل دھڑک رہے ہیں۔

یہ سب اس لئے تھا کہ حضرت مسیح موعود حضرت اماں جان کی بہت خاطرداری کرتے تھے آپ کے ماں باپ اور بھائیوں کی خدمت میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے تھے جبکہ دوسری طرف حضرت اماں جان بھی دل و جان سے حضرت مسیح موعود پر فدا تھیں آپ کے دعاوی پر پختہ اور غیر متزلزل ایمان رکھتی تھیں اپنا سب کچھ آپ پر فدا کر دینے کے لئے تیار رہتی تھیں۔

اور اس طرح اس مقدس جوڑے کی باہمی محبت و یگانگت نے ایک ایسے گھرانے کو جنم دیا جو خدا کے فضلوں اور انعامات کا مورد بنا جن کے حق میں الٰہی نوشتے پورے ہوئے اور جن میں خدا نے اپنی روح ڈالی۔

اس مقدس جوڑے کی بہشتی زندگی ہمارے لئے ایک نمونہ ہے ہر جوڑے کے لئے ایک پیغام ہے کہ ازدواجی زندگی کو خوشگوار کیسے بنایا جاسکتا ہے اور اس کے لئے کن اصولوں پر عمل کرنا ضروری ہے۔

خاطرداری اور ناز برداری

حضرت مسیح موعود حضرت اماں جان کی بے حد خاطرداری اور ناز برداری کرتے تھے حضرت اماں جان کے متعلق حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:-

مجھے آپ کا سختی کرنا کبھی یاد نہیں۔ پھر بھی آپ کا ایک خاص رعب تھا اور ہم بہ نسبت آپ کے حضرت مسیح موعود سے دنیا کے عام قاعدہ کے خلاف بہت زیادہ بے تکلف تھے۔ اور مجھے یاد ہے کہ حضور اقدس کے حضرت والدہ صاحبہ کی بیحد قدر و محبت کرنے کی وجہ سے آپ کی قدر میرے دل میں بھی بڑھا کرتی تھی۔

آپ باوجود اس کے کہ انتہائی خاطرداری اور ناز برداری آپ کی حضرت اقدس کو ملحوظ رہتی کبھی حضور کے مرتبہ کو نہ بھولتی تھیں بے تکلفی میں بھی آپ پر پختہ ایمان اور اس وجود مبارک کی پہچان آپ کے ہر انداز و کلام سے مترشح تھی۔ جو مجھے آج تک خوب یاد ہے۔

(روزنامہ الفضل لاہور 25- اپریل 1952ء)

برکتوں کا دور

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

حضرت اماں جان کو یہ امتیاز حاصل ہے کہ حضرت مسیح موعود کے ساتھ ان کی شادی خاص الٰہی تحریک کے ماتحت ہوئی تھی۔ اور دوسرا امتیاز یہ حاصل ہے کہ یہ شادی 1884ء میں ہوئی اور یہی وہ سال ہے جس میں حضرت مسیح موعود نے اپنے دعویٰ مجددیت کا اعلان فرمایا تھا اور پھر سارے زمانہ ماموریت میں حضرت اماں جان مرحومہ مغفورہ حضرت مسیح موعود کی رفیقہ حیات رہیں۔ اور حضرت مسیح موعود انہیں انتہاء درجہ محبت اور انتہاء درجہ شفقت کی نظر سے دیکھتے تھے اور ان کی بے حد دلداری فرماتے تھے کیونکہ حضرت مسیح موعود کو یہ زبردست احساس تھا کہ یہ شادی خدا کے خاص منشاء کے ماتحت ہوئی ہے اور یہ کہ حضور کی زندگی کے مبارک دور کے ساتھ حضرت اماں جان کو مخصوص نسبت ہے۔ چنانچہ بعض اوقات حضرت اماں جان بھی محبت اور ناز کے انداز میں حضرت مسیح موعود سے کہا کرتی تھیں کہ میرے آنے کے ساتھ ہی آپ کی زندگی میں برکتوں کا دور شروع ہوا ہے جس پر حضرت مسیح موعود مسکرا کر فرماتے تھے کہ "ہاں یہ ٹھیک ہے" دوسری طرف حضرت اماں جان بھی حضرت مسیح موعود کے متعلق کامل محبت اور کامل یگانگت کے مقام پر فائز تھیں اور گھر میں یوں نظر آتا تھا کہ گویا دو سینوں میں ایک دل کام کر رہا ہے۔

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ص78'79)

گھر کی خدمت گار عورتوں کا بے ساختہ تبصرہ

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر کرتے ہیں:-

"اس بات کو اندرون خانہ کی خدمت گار عورتیں جو عوام الناس سے ہیں۔ اور فطری سادگی اور انسانی جامہ کے سوا کوئی تکلف اور تصنع کی زیرکی اور استنباطی قوت نہیں رکھتیں۔ بہت عمدہ طرح محسوس کرتی ہیں۔ وہ تعجب سے دیکھتی ہیں۔ اور زمانہ اور اپنے اور اپنے گردوپیش کے عام عرف اور برتاؤ کے بالکل برخلاف دیکھ کر بڑے تعجب سے کہتی ہیں۔ اور میں نے بارہا انہیں خود حیرت سے یہ کہتے ہوئے سنا ہے کہ 'مرجا بیوی دی گل بڑی مندا ہے' ایک دن خود حضرت فرماتے تھے کہ 'فحشاء کے سوا باقی تمام کج خلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں' اور فرمایا۔ 'ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے۔ کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں۔ ہم کو خدا نے مرد بنایا۔ اور یہ در حقیقت ہم پر اتمام نعمت ہے۔ اس کا شکر یہ ہے کہ عورتوں سے لطف اور نرمی کا برتاؤ کریں۔

(سیرت حضرت مسیح موعود از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جلد 3 ص400)

مجازی معشوق

مکرم شیخ محمود احمد صاحب عرفانی حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی روایت لکھتے ہیں:-

حضرت مسیح موعود حضرت اماں جان کا اس قدر اکرام و اعزاز کرتے تھے۔ اور آپ کی خاطرداری اس قدر ملحوظ رکھتے تھے۔ کہ عورتوں میں اس بات کا چرچا رہتا تھا۔ جب میں لاہور میں ملازم تھا۔ 1897ء یا اس کے قریب کا واقعہ ہے۔ لاہور کا ایک معزز خاندان قادیان آیا۔ ان میں سے بعض نے بیعت کی۔ اور سب حسن عقیدت کے ساتھ واپس گئے۔ واپسی پر اس خاندان کی ایک بوڑھیا نے ایک مجلس میں یہ ذکر کیا۔ کہ مرزا صاحب اپنی بیوی کی کس قدر خاطر اور خدمت کرتے ہیں۔

اتفاقاً اس مجلس میں ایک پرانے طرز کے صوفی بزرگ بھی بیٹھے تھے۔ وہ فرمانے لگے ہر سالک کا ایک معشوق مجازی بھی ہوتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کا معشوق ان کی بیوی ہے۔

یہ خیال تو ان صوفی بزرگ کا تھا۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ حضرت اماں جان کا احترام ان خوبیوں اور نیکیوں کے سبب سے تھا' جو ان میں پائی جاتی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کے ان فضلوں کے باعث تھا۔ جو ہمیشہ ان پر ہوتے رہے۔"

(سیرت حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم از شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ص324'325)

ملکہ کی حکومت

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:-

حضرت مسیح موعود یقیناً ایک خیر الناس وجود تھے اور اپنے اہل و عیال کے ساتھ آپ کا سلوک نہایت درجہ پاکیزہ اور حسن و احسان کی خوبیوں سے معمور تھا۔ یہ مضمون اس نوعیت کا ہے کہ اس پر قلم اٹھاتے ہوئے مجھے کسی قدر حجاب محسوس ہوتا ہے مگر میں اپنے ناظرین کو یقین دلاتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود ایک بہترین خاوند اور بہترین باپ تھے اور گھر کے اس بہشتی ماحول اور اس بارے میں حضرت مسیح موعود کی تعلیم کی وجہ سے جماعت احمدیہ کی مستورات اپنے خانگی تنازعات میں حضرت مسیح موعود کو اپنا ایک زبردست سہارا اور اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے ایک نہایت مضبوط ستون خیال کرتی تھیں کیونکہ انہیں یہ یقین تھا کہ ہماری ہر شکایت نہ صرف انصاف بلکہ رحمت و احسان کے جذبات کے ساتھ سنی جائے گی۔ مجھے وہ لطیفہ نہیں بھولتا جبکہ ملکہ وکٹوریہ آنجہانی کے عہد حکومت میں ایک دفعہ ایک معزز احمدی نے کسی خانگی بات میں ناراض ہو کر اپنی بیوی کو سخت سست کہا۔ بیوی بھی حساس تھیں وہ خفا ہو کر حضرت مسیح موعود کے گھر آگئیں اور ہماری والدہ صاحبہ کے ذریعہ حضرت مسیح موعود تک اپنی شکایت پہنچائی۔ دوسری طرف وہ صاحب بھی غصہ میں جماعت احمدیہ کے ایک نہایت معزز فرد حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کے پاس آئے اور ان کے ذریعہ حضرت مسیح موعود تک اپنے حالات پہنچانے چاہے۔ حضرت مولوی صاحب مرحوم کی طبیعت نہایت ذہین اور بامذاق تھی۔ ان دوست کی بات سن کر کہنے لگے۔ "میاں تم جانتے نہیں کہ آجکل ملکہ کا راج ہے پس میرا مشورہ یہ ہے کہ چپکے سے اپنی بیوی کو منا کر گھر واپس لے جاؤ اور جھگڑے کو لمبا نہ کرو" چنانچہ ان صاحب نے ایسا ہی کیا اور گھر کی ایک وقتی ناراضگی پھر امن اور خوشی کی صورت میں بدل گئی۔ لطیفہ اس بات میں یہ تھا کہ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب نے جو یہ کہا کہ آجکل ملکہ کا راج ہے اس سے ان کی یہ مراد تھی کہ جہاں آجکل حکومت انگریزی کی باگ ڈور ایک ملکہ کے ہاتھ میں ہے وہاں جماعت احمدیہ کی روحانی بادشاہت میں بھی جہاں تک اس قسم کے خانگی امور کا تعلق ہے حضرت مسیح موعود اپنے گھر والوں کی بات کو زیادہ وزن دیتے ہیں اور عورتوں کی ہمدردی اور ان کے حقوق کا آپ کو خاص خیال رہتا ہے۔

(سلسلہ احمدیہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ص212'213)

آئیڈیل جوڑا

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کا عینی مشاہدہ

میں نے اپنے ہوش میں نہ کبھی حضور کو حضرت اماں جان سے ناراض دیکھا نہ سنا۔ بلکہ ہمیشہ وہ حالت دیکھی جو ایک Ideal آئیڈیل جوڑے کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہونی چاہئے۔ بہت کم خاوند اپنی بیویوں کی وہ دلداری کرتے ہیں جو حضور حضرت اماں جان کی فرمایا کرتے تھے۔ اور آپ کو لفظ تم سے مخاطب فرمایا کرتے تھے اور ہندوستانی میں ہی اکثر کلام کرتے تھے۔ مگر شاذونادر پنجابی میں بھی۔ حالانکہ بچوں سے اکثر پنجابی بولا کرتے تھے۔"

(سیرۃ حضرت سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ از شیخ محمود احمد صاحب عرفانی ص 325، 326)

گھر کا پاکیزہ رہن سہن

محترمہ اصغری بیگم صاحبہ کی ایک روایت ملاحظہ فرمائیے۔

"حضور کی ازدواجی زندگی بڑی خوشگوار تھی۔ بڑا تعاون تھا۔ نو سال کے عرصہ میں ایک دفعہ بھی ذرہ بھی بدمزگی نہیں دیکھی اس طرح معلوم ہوتا کہ دونوں ایک دوسرے کے جذبات اور عادات کا بے حد احترام کرتے ہیں گھریلو انتظامات میں کبھی کسی غلط فہمی کی بناء پر کوئی الجھن کوئی خلش پیدا ہوتی میں نے نہیں دیکھی۔ گھر بار کا رہن سہن بڑا پاکیزہ اور شستہ تھا گھر کی مستورات کا بھی کوئی اونچا بول کبھی نہ سنا سارے گھر کے افراد ایک ماں جائے کنبہ کی طرح رہتے تھے کسی کو کسی سے کوئی گلہ شکایت نہیں ہر کوئی محبت اور اتفاق سے رہ رہا تھا گھر میں خوشی تھی اور خوشحالی تھی۔

(روایت اصغری بیگم صاحبہ تحدیث نعمت غیر مطبوعہ بحوالہ مقالہ بعنوان سیرت حضرت مسیح موعود (اہلی زندگی) جامعہ احمدیہ از مغفور احمد قمر ص 151)

ہمارے احباب کو ایسا نہ ہونا چاہئے

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر کرتے ہیں۔

"ایک دفعہ ایک دوست کی درشت مزاجی اور بدزبانی کا ذکر ہوا۔ کہ وہ اپنی بیوی سے سختی سے پیش آتا ہے۔ حضرت اس بات سے بہت کشیدہ خاطر ہوئے۔ اور فرمایا 'ہمارے احباب کو ایسا نہ ہونا چاہئے'.....

....."اس بد مزاج دوست کا واقعہ سن کر آپ معاشرت نسواں کے بارے میں دیر تک گفتگو کرتے رہے۔ اور آخر میں فرمایا۔ 'میرا یہ حال ہے۔ کہ ایک دفعہ میں نے اپنے بیوی پر آوازہ کسا تھا۔ اور میں محسوس کرتا تھا۔ کہ وہ بانگ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے۔ اور باایں ہمہ کوئی دل آزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا۔ اس کے بعد میں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا۔ اور بڑے خشوع و خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا۔ کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیت الٰہی کا نتیجہ ہے'

(سیرۃ حضرت مسیح موعود از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جلد 3 ص 400)

بیوی بچوں کے لئے دعا

حضرت مسیح موعود کی خوشگوار ازدواجی زندگی کا راز دعا تھی جو آپ ہر وقت اپنے بیوی بچوں کے لئے کرتے تھے فرماتے ہیں:۔

"میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد ۱ ص 562)

نیز فرمایا:۔ میں التزاماً چند دعائیں ہر روز مانگا کرتا ہوں۔

اول۔ اپنے نفس کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ خداوند کریم مجھ سے وہ کام لے، جس سے اس کی عزت و جلال ظاہر ہو اور اپنی رضا کی پوری توفیق عطا کرے۔

دوم۔ پھر اپنے گھر کے لوگوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ ان سے قرۃ عین عطا ہو اور اللہ تعالیٰ کی مرضیات کی راہ پر چلیں۔

سوم۔ پھر اپنے بچوں کے لئے دعا مانگتا ہوں کہ یہ سب دین کے خدام بنیں۔

چہارم۔ پھر اپنے مخلص دوستوں کے لئے نام بنام۔

پنجم۔ اور پھر ان سب کے لئے جو اس سلسلہ سے وابستہ ہیں خواہ ہم انہیں جانتے ہیں یا نہیں جانتے۔

(ملفوظات جلد ۱ ص 309)

بیوی بچوں کی خاطرداری کے لئے حضرت مسیح موعود انہیں سیر بھی کروایا کرتے تھے چنانچہ حضرت مسیح موعود نے جو آخری سفر اختیار فرمایا اس میں بھی بیوی بچوں کو سیر کروائی بلکہ روزانہ شام کو سیر کرواتے تھے اس زمانے میں یوں اس طرح بیوی بچوں کو سیر کروانے کا کوئی رواج نہیں تھا بلکہ اس طرح کرنے پر حضرت مسیح موعود پر اعتراضات بھی کئے جاتے لیکن حضرت مسیح موعود حضرت اماں جان کی صحت کی بہتری اور بچوں کے بہلانے کی خاطر انہیں سیر کرواتے تھے اس کی کچھ روداد ملاحظہ ہو۔

حضرت بھائی عبد الرحمان صاحب قادیانی کی روایت ہے کہ:۔

جب حضرت مسیح موعود اپنے آخری سفر میں لاہور تشریف لے گئے اور اس وقت آپ کو بڑی کثرت کے ساتھ قرب وفات کے الہامات ہو رہے تھے تو ان دنوں میں میں نے دیکھا کہ آپ کے چہرہ پر ایک خاص قسم کی ربودگی اور نورانی کیفیت طاری رہتی تھی۔ ان ایام میں حضور ہر روز شام کے وقت ایک قسم کی بند گاڑی میں جو فٹن کہلاتی تھی ہوا خوری کے لئے باہر تشریف لے جایا کرتے تھے اور حضور کے حرم اور بعض بچے بھی ساتھ ہوتے تھے۔ جس دن صبح کے وقت حضور نے فوت ہونا تھا اس سے پہلی شام کو جب حضور فٹن میں بیٹھ کر سیر کے لئے تشریف لے جانے لگے تو بھائی صاحب روایت کرتے ہیں کہ اس وقت حضور نے مجھے خصوصیت کے ساتھ فرمایا:۔

"میاں عبد الرحمٰن! اس گاڑی والے سے کہہ دیں اور اچھی طرح سمجھا دیں کہ اس وقت ہمارے پاس صرف ایک روپیہ ہے وہ ہمیں صرف اتنی دور تک لے جائے کہ ہم اسی روپے

☆ تمام گاڑیوں اور ٹریکٹروں کے ہوز پائپ ☆ امپورٹڈ میٹیریل سے تیارہ کردہ
☆ چلنے میں بے مثال ☆ پائیدار ☆ عالمی معیار کے عین مطابق
☆ نیز آرڈر پر آٹوز کی تمام آئٹم بھی تیار کی جاتی ہیں
SRP سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن - فیروز والا - لاہور
فون فیکٹری 7924522 ,042-7924511 رہائش 042-7729194
طالب دعا:- میاں عباس علی - میاں ریاض احمد - میاں تنویر اسلم

ڈیلر - ایئر کنڈیشنرز، ریفریجریٹرز، ڈیپ فریزرز، ایئر کولر، کوکنگ رینج
الیکٹرک اینڈ گیس واٹر ہیٹر، روم ہیٹر، واشنگ مشین، سٹیبلائزرز اینڈ ہوم
اپلائنسز، نیز اٹلس، یونیورسل اور سپر ایشیا کی مصنوعات کی خریداری کا مرکز
خواجہ رشید سنز
ٹرنک بازار - سیالکوٹ ☆☆☆☆☆ فون شوروم 0432-586576

ٹیک نی ٹیسٹ
اوورسیز اینڈ لوکل ایمپلائمنٹ ٹریڈ ٹیسٹ اینڈ ٹریننگ سنٹر
نوید احمد خان
چیئرمین
ٹیک نی ٹیسٹ
54-C-2 سیٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی
فون 051-418418
فیکس 051-427162
ٹیک نی ٹیسٹ
27 مین روڈ سمن آباد لاہور
فون 042-7593332
042-7584724
فیکس 042-7589939
ٹیک نی ٹیسٹ
239-A بلاک نمبر 2 P.E.C.H.S شاہراہ قائدین کراچی
فون 021-446383
021-4556623
فیکس 021-4555083

طالب دعا: عبدالشکور اطہر
مینوفیکچرز:- وائٹ بورڈ، کرافٹ لائنز فائل کارڈ
اینڈ فینسی کارڈ
زمیندارہ
پیپر اینڈ بورڈ ملز لمیٹڈ
واقع 10 کلومیٹر شیخوپورہ فیصل آباد روڈ - آفس 70 فاروق سنٹر میکلوڈ روڈ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے اندر گھر واپس پہنچ جائیں۔"

(روایات بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی)

چنانچہ حضور تھوڑی سی ہواخوری کے بعد گھر واپس تشریف لے آئے مگر اسی رات نصف شب کے بعد حضور کو اسہال کی تکلیف شروع ہوگئی اور دوسرے دن صبح دس بجے کے قریب حضور اپنے مولیٰ اور محبوب ازلی کے حضور حاضر ہو گئے۔

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ص159'160)

پاکیزہ جذبات

دوسری طرف حضرت اماں جان بھی حضرت مسیح موعود سے بے پناہ محبت کرتی تھیں اور آپ کی خاطر سب کچھ فدا کر دینے پر تیار رہتی تھیں اور آپ کو حضرت مسیح موعود کے مقام کا احساس تھا اور آپ کو اپنے مقام کا بھی احساس تھا جو حضرت مسیح موعود کے ساتھ تعلق کے نتیجے میں حاصل ہوا۔

حضرت مسیح موعود نے حضرت اماں جان کے انہی خیالات کو اپنے منظوم کلام میں ان کی طرف سے پیش فرمایا۔

چنانچہ فرماتے ہیں:۔

تیرے احسانوں کا کیونکر ہو بیاں اے پیارے
مجھ پہ بے حد ہے کرم اے مرے جاناں تیرا
تخت پر شاہی کے ہے مجھ کو بٹھایا تو نے
دین و دنیا میں ہوا مجھ پہ ہے احساں تیرا
کس زباں سے میں کروں شکر کہاں ہے وہ زباں
کہ میں ناچیز ہوں اور رحم فراواں تیرا
مجھ پہ وہ لطف کئے تو نے جو برتر زخیال
ذات برتر ہے تری پاک ہے ایواں تیرا
چن لیا تو نے مجھے اپنے مسیحا کے لئے
سب سے پہلے یہ کرم ہے مرے جاناں تیرا!
کس کے دل میں یہ ارادے تھے یہ تھی کس کو خبر
کون کہتا تھا کہ یہ بخت ہے رخشاں تیرا
پر مرے پیارے! یہی کام ترے ہوتے ہیں
ہے یہی فضل تری شان کے شایاں تیرا

(الحکم 17نومبر1900ء)

سب کچھ فدا کردیا

حضرت اماں جان بھی سب کچھ فدا کردینے پر ہر وقت تیار رہتی تھیں حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اس حوالے سے تحریر کرتے ہیں:۔

حضرت اماں جان کی خاطرداری حضور کو بہت منظور تھی اور اس کی وجہ وہی ہے۔ جو حضور نے خود بیان فرمائی۔ کہ وہ ان کو شعائر اللہ میں سے سمجھتے تھے۔ حضرت اماں جان بھی آپ کی راہ میں بہ حیثیت خدا تعالیٰ کے مرسل و مہدی ہونے کے فدا تھیں۔ اور ہر قسم کی مالی قربانیوں کے لئے آمادہ رہتی تھیں۔ جب حضرت مسیح موعود کو سلسلہ کے اغراض و مقاصد کے لئے ضرورت ہوئی تو حضرت اماں جان نے اپنے مال کو آپ کے قدموں میں ڈال دیا۔ اور حضرت مسیح موعود نے حج کا ارادہ فرمایا ہوا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ کی مشیت نے آپ کو فرصت نہ دی۔ حضرت اماں جان نے اپنے پاس سے روپیہ دے کر حج بدل کے لئے ایک آدمی کو بھیجا۔ اور حضرت کے وصال کے بعد حج کرایا۔

(سیرۃ حضرت مسیح موعود از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جلد سوئم ص406)

دینداری اور اخلاق کی بلندی کا شاندار اظہار

حضرت اماں جان کو حضرت مسیح موعود کے دعاوی پر کس قدر پختہ ایمان اور غیر متزلزل یقین تھا کہ آپ اپنی ذاتی راحت اور ذاتی خوشی کو ہر دم قربان کر کے اس بات پر آمادہ رہتی تھیں کہ خدا کے منہ کی باتیں پوری ہوں۔

یہ دینداری تقویٰ اور توکل کا انتہائی شاندار اظہار ہے کہ اپنی ذات کی کوئی پرواہ نہیں کی خدا کی رضا کو ہی ہردم مقدم رکھا۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب اس بات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

حضرت اماں جان کے تقویٰ اور توکل اور دینداری اور اخلاق کی بلندی کا سب سے زیادہ شاندار اظہار ذیل میں نظر آتا ہے جب حضرت مسیح موعود نے اپنے بعض اقرباء پر اتمام حجت کی غرض سے خدا سے علم پا کر محمدی بیگم والی پیشگوئی فرمائی تو اس وقت حضرت مسیح موعود نے ایک دن دیکھا کہ حضرت اماں جان علیحدگی میں نماز پڑھ کر گریہ وزاری اور سوزوگداز سے یہ دعا فرما رہی ہیں کہ خدایا تو اس پیشگوئی کو اپنے فضل اور اپنی قدرت نمائی سے پورا فرما۔ جب وہ دعا سے فارغ ہوئیں تو حضرت مسیح موعود نے ان سے دریافت فرمایا کہ تم یہ دعا کر رہی تھیں اور تم جانتی ہو کہ اس کے نتیجہ میں تم پر سوکن آتی ہے؟ حضرت اماں جان نے بے ساختہ فرمایا:۔

"خواہ کچھ ہو مجھے اپنی تکلیف کی پرواہ نہیں۔ میری خوشی اسی میں ہے کہ خدا کے منہ کی بات اور آپ کی پیشگوئی پوری ہو۔"

دوست سوچیں اور غور کریں کہ یہ کس شان کا ایمان اور کس بلند اخلاق کا مظاہرہ اور کس تقویٰ کا مقام ہے کہ اپنی ذاتی راحت اور ذاتی خوشی کو کلیتہً قربان کر کے محض خدا کی رضا کو تلاش کیا جا رہا ہے! اور شاید منجملہ دوسری باتوں کے یہ ان کی اسی بے نظیر قربانی کا نتیجہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اس مشروط پیشگوئی کو اس کی ظاہری صورت سے بدل کر دوسرے رنگ میں پورا فرمادیا۔

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ص86'87)

خدا مجھے آپ کا غم نہ دکھائے

حضرت مسیح موعود اور حضرت اماں جان کا تنہائی کا ایک مکالمہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نے روایت کیا ہے جس میں حضرت اماں جان نے اس خواہش کا اظہار فرمایا کہ خدا مجھے آپ کا غم نہ دکھائے۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:۔

ایک بار مجھے یاد ہے کہ حضرت والدہ صاحبہ نے حضرت اقدس سے کہا (ایک دن تنہائی میں الگ نماز پڑھنے سے پہلے نیت باندھنے سے پیشتر) کہ "میں ہمیشہ دعا کرتی ہوں کہ خدا مجھے آپ کا غم نہ دکھائے۔ اور مجھے پہلے اٹھالے" یہ سن کر حضرت نے فرمایا "اور میں ہمیشہ یہ دعا کرتا ہوں۔ کہ تم میرے بعد زندہ رہو۔ اور میں تم کو سلامت چھوڑ جاؤں۔" ان الفاظ پر غور کریں۔ اور اس محبت کا اندازہ کریں۔ جو حضرت مسیح موعود آپ سے فرماتے تھے۔

(روزنامہ الفضل 25-اپریل 1952ء)

راحت کا مرکز

حضرت مسیح موعود کے قرب وفات پر حضرت اماں جان کے کہے ہوئے الفاظ بھی آپ کے تقویٰ یقین اور ایمان کی بلندی کو ظاہر کر رہے ہیں۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

جب حضرت مسیح موعود کی وفات ہوئی (اور یہ میری آنکھوں کے سامنے کا واقعہ ہے) اور آپ کے آخری سانس تھے تو حضرت اماں جان آپ کی چارپائی کے قریب فرش پر آکر بیٹھ گئیں اور خدا سے مخاطب ہو کر عرض کیا کہ:۔

"خدایا! یہ تو اب ہمیں چھوڑ رہے ہیں مگر تو ہمیں نہ چھوڑیو"۔

یہ ایک خاص انداز کا کلام تھا جس سے مراد یہ تھی کہ تو ہمیں کبھی نہیں چھوڑے گا۔ اور دل اس یقین سے پر تھا کہ ایسا ہی ہوگا۔ اللہ اللہ! خاوند کی وفات پر اور خاوند بھی وہ جو گویا ظاہری لحاظ سے ان کی ساری قسمت کا بانی اور ان کی تمام راحت کا مرکز تھا توکل اور ایمان اور صبر کا یہ مقام دنیا کی بے مثال چیزوں میں سے ایک نہایت درخشاں نمونہ ہے۔

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ص87'88)

تیرے ذریعہ میرے گھر میں فرشتے اترتے تھے

حضرت مسیح موعود کی وفات پر آپکے جسد مبارک کے قریب کھڑے ہو کر حضرت اماں جان نے جو الفاظ فرمائے وہ بھی اس یقین اور ایمان کا اظہار کرتے ہیں جو آپ کو حضرت مسیح موعود کی ذات پر تھا حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر کرتے ہیں:۔

مختصراً ان الفاظ پر غور کرو۔ جو حضرت اماں جان نے حضرت مسیح موعود کی وفات پر فرمائے۔ اور میں نے اپنے کانوں سے سنے۔ اور خدا کے فضل سے سب سے اول ان کی اشاعت کی۔ جب حضرت مسیح موعود کا جسد مبارک لاہور سے لاکر باغ میں رکھا ہوا تھا۔ خاکسار عرفانی بعض دوسرے دوستوں (سیکھواں والے بھائی) کے ساتھ جنازہ کی حفاظت پر مامور تھا۔ حضرت اماں جان تشریف لائیں اور فرمایا تیرے ذریعہ میرے گھر میں فرشتے اترتے تھے اور خدا کلام کرتا تھا اس وقت کو دیکھو اور غور کرو۔ کہ ایسے حالات میں تصنع اور بناوٹ نہیں رہ سکتی۔ اس فقرہ سے نمایاں ہے کہ حضرت مسیح موعود اپنے اہل بیت سے کس طرح معاشرت کرتے تھے اور آپ کے دعاوی کی صداقت کس طرح حضرت اماں جان کے دل میں جاگزیں تھی۔

(سیرت حضرت مسیح موعود جلد سوم از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ص405'406)

سسرال سے تعلقات محبت

حضرت اماں جان سے حضرت مسیح موعود کی محبت اور دلداری اور نازبرداری کے واقعات کا ذکر ہو چکا ہے آپ کو حضرت اماں جان کے بھائیوں اور والدین کی بھی خاطرداری منظور رہتی تھی اور آپ ہمیشہ کوشش فرماتے تھے کہ کبھی ان کی دل شکنی نہ ہو چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کا بیان فرمودہ یہ واقعہ جہاں حضرت مسیح موعود کی علوشان کو ظاہر کر رہا ہے وہاں حضرت مسیح موعود کے اپنے سسرال سے تعلقات محبت کا بھی اظہار کرتا ہے۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب لکھتے ہیں:۔

ہمارے نانا جان حضرت میر ناصر نواب صاحب مرحوم کا ایک قریبی عزیز حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں قادیان میں آکر کچھ عرصہ رہا تھا ایک دن سردی کے موسم کی وجہ سے ہمارے نانا جان مرحوم نے اپنا ایک مستعمل کوٹ ایک خادمہ کے ہاتھ اسے بھجوایا تاکہ یہ عزیز سردی سے محفوظ رہے مگر کوٹ کے مستعمل ہونے کی وجہ سے اس عزیز نے یہ کوٹ حقارت کے ساتھ واپس کردیا کہ میں استعمال شدہ کپڑا نہیں پہنتا۔ اتفاق سے جب یہ خادمہ اس کوٹ کو لے کر میر صاحب کی طرف واپس جارہی تھی تو حضرت مسیح موعود نے اسے دیکھ لیا اور پوچھا کہ یہ کیسا کوٹ ہے اور کہاں لئے جاتی ہو؟ اس نے کہا میر صاحب نے یہ کوٹ اپنے فلاں عزیز کو بھیجا تھا مگر اس نے مستعمل ہونے کی وجہ سے بہت برا مانا ہے اور واپس کردیا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا:۔

"واپس نہ لے جاؤ اس سے میر صاحب کی دل شکنی ہوگی۔ تم یہ کوٹ ہمیں دے جاؤ۔ ہم پہنیں گے۔ اور میر صاحب سے کہہ دینا کہ میں نے رکھ لیا ہے۔"

یہ ایک انتہائی شفقت اور انتہائی دلداری کا مقام تھا کہ حضرت مسیح موعود نے یہ مستعمل کوٹ خود اپنے لئے رکھ لیا تاکہ حضرت نانا جان کی دل شکنی نہ ہو ورنہ حضرت مسیح موعود کو کوٹوں کی کمی نہیں تھی اور حضور کے خدام حضور کی خدمت میں بہتر سے بہتر کوٹ پیش کرتے رہتے تھے اور ساتھ ہی یہ انتہائی سادگی اور بے نفسی کا بھی اظہار تھا کہ دین کا بادشاہ ہو کر اترے ہوئے کوٹ کے استعمال میں تامل نہیں کیا۔

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ص64'65)

دل شکنی نہیں کی

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی تحریر کرتے ہیں:۔

ایک مرتبہ سیڑھی جو حضرت مولوی عبدالکریم صاحب والے مکان کی دیوار کے ساتھ تھی۔ اس کی تبدیلی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور اسے اس بالاخانہ کی دیوار کے ساتھ رکھنا تھا۔

باقی صفحہ 14 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

BOOK POINT
Commercial Area
Chaklala Scheme No. 3
Rawalpindi - Ph. 504262
Prop: **Syed Munawwar Ahmad**

ہر قسم کی انگریزی و دیسی ادویات، جڑی بوٹی، عرقیات، مربہ جات، بارعایت خریدیں
باجوہ میڈیکل سٹور
بازار حکیماں - ظفروال
پروپرائٹرز: ثناء اللہ باجوہ
اسد اللہ باجوہ
فون دکان 0432-538325 رہائش 538250

ڈیلر :- ہرکولیس - پٹہ کمانی، ربڑ پارٹس
تمام جاپانی ڈیزل و پٹرول گاڑیوں کے پرزہ جات
انٹرنیشنل آٹوز 86-59 سپر آٹو مارکیٹ بہاولپور روڈ
چوک چوبرجی لاہور - فون 042-7354398

پروپرائٹر - خواجہ احسان اللہ
انعام الیکٹرانکس
ڈیلرز: سام سنگ، لومینز، SONY ٹی وی، فرج،
CANDY ڈیپ فریزر، ہائی سپر واشنگ مشین،
ایڈمرل کوکنگ رینج، گیزر، ٹی وی ٹرالی۔
اسکے علاوہ الیکٹرانکس کی تمام معیاری مصنوعات
سستی خریدنے کے لئے تشریف لائیں
فون آفس - 0571-510086,510140
رہائش 0571-2868 بالمقابل رحیم ہسپتال گوجرخان

MY
محمد یعقوب - محمد یوسف
فروٹ اینڈ ویجیٹیبل ایجنٹس
ہول سیل ویجیٹیبل مارکیٹ
دکان 142 سیکٹر I-11/4 اسلام آباد
فون آفس 446849 ,051-443262 رہائش 4844366

ZG
ZIA GARMENTS
& VARIETY CENTRE
ARTIFICIAL JEWELLERY, TOYS, HOISERY & CROCKERY
PHONE : 542186
SHOP # D-1, G-286, FIVE BROTHER PLAZA,
CHINA MARKET , GORDEN COLLEGE ROAD, RAWALPINDI.

نور ہوم اپلائنسز
فون (051) 451030-428520
فیکس 422193
مینوفیکچرر و ڈیلر - روم کولرز - واشنگ مشین - گیزر - کوکنگ رینج اور ہیٹر وغیرہ
پروپرائٹر :- محمد سلیم منور 31/B-1 چاندنی چوک راولپنڈی

THE NAME IN SPORTS WORLD
alpas
alpas
alpas
MANUFACTURERS, IMPORTERS & EXPORTERS
All Kinds of Balls, Gloves,
Sports Wear,
Including Leisure Suits

HEAD OFFICE
Alpas Group of Companies
P. O. Box 1832
Sialkot, Pakistan
Tel: 0432 - 263795 - 7
Contact Person:
Khalid Mehmood Malik

BRANCH OFFICE
Alpas GMBH
Assenheimer STR-51
61194 NT-BONSTADT,
GERMANY
Tel: 06034-8521-2
FAX: 06034-8925-8532
Contact Person:
Akthar Mehmood Malik

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر مرزا سلطان احمد صاحب

حضرت مسیح موعود کی ایک عظیم الشان پیشگوئی

"تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد"

حضرت مسیح موعود، وقت کے امام کی علامات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"امام الزماں اکثر بذریعہ الہامات کے خداتعالیٰ سے علوم اور حقائق اور معارف پاتا ہے۔ اور اس کے الہامات دوسروں پر قیاس نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ وہ کیفیت اور کمیت میں اس اعلیٰ درجہ پر ہوتے ہیں جس سے بڑھ کر انسان کے لئے ممکن نہیں...... اور امام الزمان کی الہامی پیشگوئیاں اظہار علی الغیب کا مرتبہ رکھتے ہیں۔ یعنی غیب کو ہر ایک پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں۔ (ضرورۃ الامام۔ روحانی خزائن جلد 13 صفحہ 483)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو بطور نشان ایسی بہت سی پیشگوئیاں عطا فرمائی تھیں جن کا تعلق مستقبل میں رونما ہونے والی عالمی تبدیلیوں سے تھا۔ ان عظیم الشان الہامات کا تعلق جاپان سے بھی تھا، کوریا سے بھی تھا، ترکی سے بھی تھا، روس سے بھی تھا، افغانستان سے بھی تھا اور ان میں آئندہ ہونے والی عالمی جنگوں کی خبر بھی دی گئی تھی۔ اسی طرح ایک الہام کا تعلق ایران کی بادشاہت سے بھی تھا۔

15 جنوری 1906ء کو حضرت مسیح موعود کو الہام ہوا۔

"تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد"

یعنی کسریٰ (ایران کے بادشاہ) کے محل میں زلزلہ آگیا۔ کسریٰ کا لقب ایران کے بادشاہ کے لئے مخصوص تھا۔ اور اس الہام کے وقت ایک صدی سے زائد عرصہ سے قاچار خاندان ایران پر حکومت کر رہا تھا۔ اور مظفرالدین شاہ ایک مطلق العنان بادشاہ کی حیثیت سے تخت نشین تھے۔ ایران اس وقت سیاسی اور اقتصادی طور پر ایک پسماندہ ملک تھا۔ سیاسی طور پر بادشاہ اور اس کے مقرر کردہ سرکاری کارندے مرکزی حکومت پر بلا شرکت غیرے حکومت کرتے تھے۔ اور مقامی طور پر مختلف بااثر اشخاص اپنے اپنے علاقوں پر اثر رکھتے تھے۔ کوئی آئین اور کوئی پارلیمنٹ موجود نہیں تھے جو بادشاہت کے اختیارات کی حدود کا تعین کرتے۔

وزیراعظم کی برطرفی کا مطالبہ

سیاسی افق پر ہر وقت کچھ نہ کچھ سرگرمی تو ہو رہی ہوتی ہے۔ اسی طرح اس وقت ایران میں بھی وزیراعظم کی برطرفی اور کچھ سیاسی آزادیوں کے مطالبات ادھر ادھر سر اٹھاتے رہتے تھے۔ لیکن ابھی تک نہ تو ان مطالبات میں کوئی شدت آئی تھی اور نہ ہی بادشاہ کی برطرفی یا بادشاہ کے اختیارات میں کمی کرنے کا کوئی مطالبہ سامنے آیا تھا۔ لیکن وزیراعظم کو اپنی برطرفی کا یہ کمزور سا مطالبہ بھی ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا۔ چنانچہ انہوں نے 1906ء میں اپنے چند مخالفین کی گرفتاری اور شہربدری کے احکامات جاری کر دیئے۔ ان میں سے جب ایک کو فوجیوں نے گرفتار کیا تو لوگوں کا ایک بڑا مجمع احتجاجاً جمع ہو گیا۔ ان میں سے ایک نوجوان نے آگے بڑھ کر فوجیوں کی چوکی کا دروازہ توڑنے کی کوشش کی تو فوجیوں کے افسر نے اس پر گولی چلانے کا حکم دے دیا۔ لیکن فوجی اپنے افسر سے زیادہ ذہین تھے۔ انہوں نے حکم ماننے سے انکار کر دیا۔ اس افسر نے اپنے پستول سے فائر کر کے نوجوان کو ہلاک کر دیا۔ یہ غیر ضروری قتل دیکھ کر تہران کے لوگ بھڑک اٹھے۔ ہزاروں لوگ اس نوجوان کا جنازہ اٹھا کر احتجاج کرتے ہوئے سڑکوں پر نکل آئے۔ ایک بار پھر فائر کھول دیا گیا اور پندرہ لوگ مزید مارے گئے۔ اب لوگ ہزاروں کے جلوس بنا کر جگہ جگہ احتجاج کرنے لگے۔ ہزاروں لوگ خوفزدہ ہو کر تہران چھوڑ کر قم کی طرف بھاگ رہے تھے۔ حالات مزید بگڑے تو بہت سے کاروباری لوگ برطانوی سفارت خانے میں پناہ لینے لگے۔ وزیراعظم نے اس مسئلے کا حل یہ ڈھونڈا کہ حکم صادر کیا کہ جو دوکاندار اپنی دوکان نہ کھولے اس کی دوکان لوٹ لی جائے۔ اس حکم نے رہی سہی کسر پوری کر دی۔

آئین بنانے کا مطالبہ

اب نہ صرف وزیراعظم کی برطرفی کا مطالبہ اور زور پکڑ گیا بلکہ یہ مطالبہ بھی سامنے رکھ دیا گیا کہ ملک میں باقاعدہ آئین نافذ کیا جائے جس کے مطابق ملک کا انتظام چلایا جائے۔ اس دور کی ایرانی تاریخ پر سب سے بڑی سند E.G.Browne نے اپنی کتاب The Persian Revolution میں وضاحت سے لکھا ہے کہ 1906ء کے آغاز میں آئین کے نفاذ کا مطالبہ نہیں کیا جا رہا تھا لیکن 1906ء کے وسط تک یہ مطالبہ اچانک اتنا زور پکڑ گیا کہ بادشاہ کو جھکنا پڑا۔ گویا حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کے چند ماہ کے اندر اندر اس کی صداقت میں واقعات رونما ہونے شروع ہو گئے۔

جب مظفرالدین شاہ نے یہ دیکھا کہ تہران بھی ہاتھ سے نکلا جا رہا ہے تو انتخابات اور آئین کا مطالبہ تسلیم کر لیا اور وزیراعظم کو بھی برطرف کر دیا گیا۔ اکتوبر 1906ء میں انتخابات کا مرحلہ شروع ہوا۔ ابھی صرف تہران کے ممبر منتخب ہوئے تھے کہ اس پارلیمنٹ نے نامکمل حالت میں ہی اجلاس شروع کر دیا۔ ایران کی تاریخ میں پہلی دفعہ پارلیمنٹ وجود میں آئی تھی۔ اب سیاسی فیصلے شاہی محل سے زیادہ پارلیمنٹ میں ہو رہے تھے جس کا نام "مجلس" رکھا گیا۔

مجلس کی پہلی بغاوت

جو ابتدائی مسائل مجلس کے سامنے رکھے گئے ان میں سے ایک اہم مسئلہ روس سے ایک قرضہ کی منظوری بھی تھی۔ بادشاہ کی خواہش کے برعکس مجلس نے اس قرضہ کی منظوری دینے سے انکار کر دیا۔ ممبران کو خدشہ تھا کہ قرضوں کے بہانے رفتہ رفتہ ایران کو غلامی کی زنجیروں میں جکڑ دیا جائے گا۔ یہ پہلی علامت تھی کہ مجلس بادشاہ کی آلہ کار بننے کی بجائے اپنی مرضی منوانے کا ارادہ رکھتی ہے۔ دوسرا فوری کام آئین کی تشکیل تھا۔ جلد ہی آئین کا بنیادی خاکہ بنا کر بادشاہ کے پاس منظوری کے لئے بھجوا دیا گیا۔ کچھ پس و پیش کے بعد یکم جنوری 1907ء کو بادشاہ اور ولی عہد کے دستخطوں سے آئین کی منظوری کا اعلان کیا گیا۔ ساتھ ہی یہ اعلان بھی کیا گیا کہ کم از کم دو سال تک پارلیمنٹ کو برطرف نہیں کیا جائے گا۔ ایک ہفتے بعد 8 جنوری 1907ء کو مظفرالدین شاہ انتقال کر گئے۔

ایک سال کے اندر اندر تبدیلی

حضرت مسیح موعود کے الہام "تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد" کو ابھی سال پورا نہیں ہوا تھا کہ کسریٰ (ایران کے بادشاہ) کے خلاف ہنگامے ہوئے، پارلیمنٹ اور آئین کے بننے سے بادشاہت کے اختیارات محدود کئے گئے، اور ابھی ایک سال پورا ہونے میں ایک ہفتہ باقی تھا کہ بادشاہ کا انتقال ہو گیا۔ لیکن یہ صرف ابتداء تھی ابھی اس پیشگوئی کی صداقت میں بہت سے واقعات ظاہر ہونے باقی تھے۔

محمد علی مرزا کا دور

مظفرالدین شاہ کے بعد محمد علی مرزا تخت نشین ہوئے۔ نئے بادشاہ کو ورثے میں تاج و تخت کے علاوہ آئین اور پارلیمنٹ بھی ملے تھے۔ اب بادشاہ کے اختیارات پہلے جیسے نہیں رہے تھے۔ یہ نئی تبدیلیاں محمد علی مرزا کے مزاج کے خلاف تھیں۔ وہ شروع ہی سے آمرانہ مزاج کی شہرت رکھتے تھے۔ چند روز کے بعد ان کی تاجپوشی کی رسم ہوئی۔ ممبران پارلیمنٹ کو مدعو نہیں کیا گیا تھا۔ اشارہ صاف تھا کہ تم کس گنتی میں ہو؟ آئین کے مطابق وزراء کا تقرر بادشاہ کرتا تھا لیکن یہ وزراء پارلیمنٹ کو جوابدہ تھے۔ لیکن یہ وزراء پارلیمنٹ کے اجلاس میں شرکت ہی نہیں کر رہے تھے۔ سوال کیسا؟ اور جوابدہ کون ہو؟ بادشاہ اور اس کے حاشیہ نشین پارلیمنٹ کو نظر انداز کرنے اور اسے محض ایک عضو معطل بنانے پر تلے ہوئے تھے۔ پارلیمنٹ نے جوابی وار کے طور پر ایک بار پھر روس اور برطانیہ سے قرضے کی منظوری دینے سے انکار کر دیا۔ اور اسی پر بس نہیں کی بلکہ یہ قرارداد بھی منظور کی کہ اب بادشاہ سلامت کی شاہ خرچیاں پارلیمنٹ کے منظور کردہ بجٹ کی حدود میں رہیں گی۔ اس سے قبل ایسا بھی ہوتا رہا تھا کہ غیر ممالک سے قرض حاصل کر کے اس کا بیشتر حصہ بادشاہ کے ذاتی اخراجات اور یورپ کے دورہ جات پر خرچ کر دیا جاتا۔

بغاوت کے آثار

جب دونوں طرف سے تصادم کے ارادے نظر آنے لگے تو وزیراعظم مشیرالدولہ نے استعفیٰ دے دیا۔ جب بادشاہ نے نیا وزیراعظم ڈھونڈنا شروع کیا تو ملک میں مقیم کوئی شخص نظر میں نہ جچا، چنانچہ یورپ میں مقیم امین السلطان کو وزیراعظم نامزد کیا گیا۔ جب وہ ایران کی زمین پر قدم رکھنے والے تھے تو ایک ہجوم جمع ہو گیا۔ ان لوگوں نے انہیں پھولوں کے ہار نہیں پہنائے بلکہ یہ حلف اٹھوایا کہ وہ آئین کے وفادار رہیں گے۔

26 مئی کو بادشاہ کی سالگرہ منانے کی تیاریاں شروع ہوئیں۔ بادشاہ اور اس کے وفادار یہ تقریب شاہانہ انداز میں منانا چاہتے تھے۔ تہران میں جگہ جگہ سجاوٹ کا سامان آویزاں کیا گیا۔ چراغاں کا اہتمام کیا گیا۔ ایسی تقریبات پر بادشاہ کے وظیفہ خوار بادشاہ کو ہزار سال تک جینے کی دعا دیتے ہیں اور اسی پر بس نہیں کرتے بلکہ ایک سال کے دن بھی کھینچ تان کر پچاس ہزار بنا دیتے ہیں، چاہے بادشاہ بہادر شاہ ظفر جیسا مفلوک الحال بادشاہ ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن عوام الناس میں بادشاہ کے خلاف ردعمل اتنا شدید تھا کہ پورے شہر میں یہ سجاوٹ اور چراغاں کا سامان اتار دیا گیا۔ اور تو اور شاہی محل کی دیواروں پر سے بھی سامان آرائش اتار دیا گیا۔ اس کے برعکس ایک ماہ کے بعد پارلیمنٹ کی سالگرہ بڑے تزک و احتشام سے منائی گئی۔ "بہارستان" کی عمارت پر جہاں پر اجلاس ہوتے تھے ایک جشن کا اہتمام کیا گیا۔ عوام، ممبران مجلس، غیر ملکی مہمان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سب اس ضیافت میں شامل ہوئے۔ بچوں نے گیت گائے، مقررین نے تقریریں کیں اور حاضرین نے داد دی۔

ایران کے مالی حالات بدتر ہوتے جارہے تھے۔ خزانہ خالی تھا۔ پارلیمنٹ نے قرضے کی منظوری دینے سے انکار تو کر دیا تھا لیکن متبادل انتظام نہیں کیا جاسکا۔ ایران میں ٹیکس جمع کرنے کا انتظام بہت فرسودہ تھا۔ اور کوئی ٹیکس ادا کرنے کو تیار بھی نظر نہیں آتا تھا۔ اب ملک چلایا جائے تو کس طرح چلایا جائے؟ اس صورت حال میں نئے وزیراعظم نے قرضے کے حصول کے لئے ممبران پارلیمنٹ کو قائل کرنا شروع کیا۔ وہ سیاستدانوں سے انہی کی زبان میں بات کر رہے تھے۔ اور کامیابی اگر بہت قریب نہیں تو بہت دور بھی نہیں تھی۔ 31۔ اگست کو وزیر اعظم پارلیمنٹ کی عمارت بہارستان سے باہر نکل رہے تھے کہ ایک حملہ آور نے انہیں گولی مار کر ہلاک کر دیا۔ جب ایک فوجی نے قاتل کو پکڑنے کی کوشش کی تو اس نے خود کو بھی ختم کر دیا۔ جب قاتل کی تلاشی لی گئی تو زہر کے چار کیپسول برآمد ہوئے اور ایک ٹکڑے پر لکھا ہوا تھا "آقا عباس ممبر انجمن فدائی نمبر41" ایک بات اب واضح تھی کہ انتہا پسندی کا مقابلہ انتہا پسندی سے ہی ہو رہا تھا۔

قاتل کی پذیرائی

جب قتل کو چالیس روز گزرے تو مقتول وزیر اعظم کی ماتم پرسی کو تو چند لوگ گئے لیکن اس کے برعکس قاتل کی قبر پر لاکھ سے زیادہ افراد کا جم غفیر جمع ہو گیا۔ لوگ جوق در جوق قبر پر آرہے تھے۔ کچھ لوگ اپنی روایات کے مطابق سینہ کوبی کر رہے تھے۔ قبرستان میں خیمے لگائے گئے تھے اور آنے والوں کی تواضع مشروبات سے کی جارہی تھی۔ شعراء قاتل کی تعریف میں شعر پڑھ رہے تھے۔ دنیا حیرت سے یہ دیکھ رہی تھی کہ یہ سب کچھ ایک قاتل، ایک مجرم کے لئے کیا جارہا ہے۔ لیکن بادشاہ کو یہ سب کچھ نظر نہیں آرہا تھا کہ وہ اور ان سے وابستہ ہر شخص غیر مشروط طور پر بھاری اکثریت کی نفرت کا نشانہ بن چکا ہے۔ وہ تو مسلسل آئین اور پارلیمنٹ کے خلاف اپنا ایک گروہ منظم کرنے میں مشغول تھے۔ شاہ پسندوں کا یہ گروہ ہر نئی تبدیلی کو ناجائز سمجھتا تھا اور پرانے نظام کی بحالی کا مطالبہ کر رہا تھا۔ لیکن اکثریت کے خوف سے بادشاہ ان کی کھلم کھلا حمایت کرنے سے ڈر رہے تھے اور آئین کی حمایت کرنے والے گروہ کے تیور بھی اچھے نہ تھے۔ چنانچہ نومبر کے شروع میں بادشاہ پارلیمنٹ کے سامنے گیا اور قرآن مجید پر ہاتھ رکھ کر قسم کھائی کہ وہ آئین کی پاسداری کریں گے۔

میکاولی کے اصولوں پر عمل

سولہویں صدی کے اطالوی فلاسفر میکاولی (Machiavelli) نے ایک کتاب The Prince لکھی تھی، جس میں ایک آمر کو حکومت کرنے کے گر سکھائے گئے ہیں اور اس میں ہر جائز و ناجائز حربہ استعمال کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ بعض نے تو میکاولی کو علم سیاست کا شیطان قرار دیا ہے۔ اس نے اپنی کتاب کے اٹھارویں باب میں حکمرانوں کو نصیحت کی ہے کہ ضروری نہیں کہ تم اپنا ہر عہد پورا کرو بلکہ جہاں مناسب معلوم ہو وہاں عہد شکنی کرنا ہی بہتر ہے۔ لیکن اگلے ہی باب میں بہت زور دے کر لکھا ہے کہ کسی بھی قیمت پر اپنے آپ کو لوگوں کی نظر میں قابل نفرت اور تحقیر کا نشانہ نہ بننے دو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے۔ اگر تمہارے ہی لوگ تمہیں ادب کی بجائے نفرت اور حقارت سے دیکھنے لگ گئے تو تمہیں کون بچائے گا۔ میکاولی کو تاریخ میں جتنے شعوری اور لاشعوری شاگرد ملے؟ ان میں اکثر اس نصیحت سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ محمد علی مرزا نے بار بار آئین کی وفاداری کا حلف اٹھایا اور ہر مرتبہ اپنا عہد توڑا لیکن وہ یہ نہ دیکھ سکے اب ملک میں ان کی کوئی وقعت نہیں رہی اور اب آہستہ آہستہ کوئی ان کا اعتبار کرنے پر تیار نہیں۔ ایران کے بادشاہ کو حکمت سیکھنے کے لئے میکاولی کی ضرورت نہیں تھی۔ اس نے تو ایک مضمون کو گدلا کر کے پیش کیا تھا جبکہ اسی بات کو شیخ سعدی نے بہت بہتر اور نفیس طریقے سے اس حکایت میں پیش فرمایا۔

"ہرمز سے لوگوں نے پوچھا کہ تو نے اپنے باپ کے وزیروں میں کون سی خطا دیکھی جو انہیں جیل میں ٹھونس دیا۔ کہنے لگا کہ خطا تو کوئی نظر نہ آئی البتہ یہ ضرور دیکھا کہ ان کے دل میں میری بے حد ہیبت ہے اور میرے عہد پر وہ پورا اعتماد نہیں رکھتے۔ اس لئے میں ڈرا کہ وہ اپنے نقصان کے خوف کے مارے کہیں میری جان لینے کی نہ ٹھان لیں۔ لہٰذا میں نے داناؤں کے قول پر عمل کیا کہ انہوں نے فرمایا ہے کہ

اے دانا آدمی جو تجھ سے ڈرتا ہے تو بھی اس سے ضرور ڈر خواہ تو اس جیسے سینکڑوں سے لڑائی میں کیوں نہ نپٹ سکے"۔

محمد علی مرزا کا زوال

محمد علی مرزا عہد شکنی، ہیبت اور ظلم سے حکومت کرنا چاہتے تھے، قطع نظر اس بات کے اب لوگ ان کے متعلق کیا رائے قائم کر رہے ہیں دونوں گروہوں میں اختلافات بڑھ رہے تھے۔ مفاہمت کی امید کم ہوتی ہوتی اب ختم ہوتی ہوئی نظر آرہی تھی۔ 3 جون 1908ء کو بادشاہ نے تہران چھوڑا اور تہران کے قریب باغ شاہ میں پناہ گزین ہو گئے۔ لوگوں کے غصے سے بچنے کے لئے پہلے فوجیوں نے شہر میں لوٹ مار شروع کی اور پھر اس بھگدڑ میں بادشاہ کو شہر سے باہر نکال لیا گیا۔ اس کے بعد بادشاہ کے وفاداروں نے تہران میں ایک کے بعد دوسری اہم جگہ پر قبضہ کرنا شروع کیا۔ گرفت مضبوط ہونے کے بعد شہر میں بادشاہ کے وفادار فوجیوں نے نظم و نسق سنبھال لیا۔ اور روسی فوجی افسر کرنل لیخوف (Laikhof) کو تہران کا اقتدار سونپ دیا گیا۔ دس ہزار آدمی جامع مسجد میں جمع ہو گئے۔ تصادم کو روکنے کے لئے بعض ممبران پارلیمنٹ نے

معیاری و عمدہ مصالحہ جات
و دیگر اشیاء خورونوش کیلئے تشریف لائیں

قمر زمان کریانہ سٹور

سبزی منڈی - گوجر خان

فون دکان 0571-3201 رہائش 0571-2839

جرمن اور جاپانی گاڑیوں کی مرمت کا خصوصی اور اعلیٰ انتظام

گاڑیوں کی اطمینان بخش ☆ اوور ہالنگ ☆ ڈینٹنگ

☆ پینٹنگ ☆ الیکٹرک ورکس

☆ الیکٹرانک ویل بیلنسنگ اور ویل الائنمنٹ کیلئے رجوع فرمائیں

راولپنڈی میں واحد بااختیار سوزوکی سروس ڈیلر

احمد موٹرز

آٹو موبائیل انجینئرز

☎ 840445 فیکس آفس :- 420789

عنایت بازار - اوجڑی کیمپ مری روڈ راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگوں کو ٹھنڈا کر کے گھروں کو بھجوا دیا۔ لیکن محمد علی مرزا اپنے مخالفین کو مکمل طور پر کچلنے کا تہیہ کئے ہوئے تھے۔ کئی نمایاں مخالفین کو باغ شاہ میں قید کر دیا گیا اور ان میں سے دو کو گلا گھونٹ کر ہلاک کر دیا گیا۔ 23 جون 1908ء کو ایک ہزار فوجیوں نے روسی افسروں کی قیادت میں پارلیمنٹ کی عمارت کا محاصرہ کر لیا۔ دفاع کرنے والوں کے پاس صرف پچاس بندوقیں تھیں فائر اور جوابی فائر شروع ہوا۔ بہارستان کی عمارت پر گولے برسائے گئے۔ بادشاہ نے پارلیمنٹ برطرف کرنے پر اکتفا نہیں کی تھی بلکہ اس کی عمارت کو بھی تباہ کر دیا تھا۔ اس سارے معرکے کی قیادت روسی فوجی افسر کر رہے تھے جن کی خدمات کرائے پر حاصل کی گئی تھیں۔ ستم ظریقی دیکھئے کہ بیسویں صدی کے آغاز پر روسی افسروں نے ایک کمزور ملک کی پارلیمنٹ پر بمباری کی تھی اور صدی کے آخر پر روسی فوجیوں نے ایک اور پارلیمنٹ ہاؤس پر حملہ کیا لیکن وہ کسی غیر ملک کی پارلیمنٹ نہیں تھی بلکہ خود روس کی پارلیمنٹ تھی۔

تبریز کے لوگوں نے جب یہ سکھا شاہی دیکھی تو بغاوت کر دی۔ محمد علی مرزا بادشاہ بننے سے قبل تبریز کے حکمران رہ چکے تھے۔ اور انہوں نے وہاں صرف تلخ یادیں چھوڑی تھیں۔ بادشاہ کی وفادار فوجوں نے تبریز کا محاصرہ کر کے خوراک کی رسد بند کر دی۔ بغاوت کمزور پڑنے لگی اور تبریز میں قحط کی صورت حال پیدا ہو گئی۔ غیر ملکیوں کو حفاظت سے باہر نکالنے کے بہانے روس نے اپنے فوجی دستے شمالی ایران میں داخل کرنے شروع کر دیئے۔ اب تبریز کی بغاوت کا زور بھی ٹوٹ رہا تھا۔

تہران میں مخالفوں کو کچل دیا گیا۔ فاقے کرا کے تبریز کے گھٹنے ٹیک دیئے گئے۔ لیکن اب یہ بغاوت چند جگہوں تک محدود نہیں تھی۔ ایسی بغاوت پر قابو بھی کیسے پایا جا سکتا ہے جو شہر شہر، گلی گلی اور گھر گھر اٹھ کھڑی ہو۔ پہلے شمال میں گیلان سے باغی فوج نے تہران کی طرف پیش قدمی شروع کی۔ کچھ عرصہ بعد جنوب سے بختیاری قبائل کے جنگجو بھی تہران کی طرف بڑھنا شروع ہوئے۔ اس کے ساتھ ہی غیر ملکی سفارت خانوں کو تار دی گئی کہ ہم بادشاہ کو اپنے مطالبات پیش کرنا چاہتے ہیں۔ براہ مہربانی ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کی جائے۔ جب تہران کے گرد گھیرا تنگ ہونے لگا تو روس کے سفارت خانے نے باغی فوج کے کمانڈروں کو انتباہ کیا کہ یہ پیش قدمی فوری طور پر بند کی جائے ورنہ سنگین نتائج کی ذمہ داری تم پر ہو گی۔ لیکن سنتا کون تھا بادشاہ نے ایک مرتبہ پھر قسم کھا کر اعلان کیا کہ وہ آئین کو بحال کر دیں گے لیکن اب اعتبار کسے تھا؟ جب حکومت نے روس سے قرض مانگا تو جواب انکار میں ملا۔ اب سرپرست بھی ہاتھ کھینچتے جا رہے تھے۔ جون میں باغی فوج نے پیش قدمی کرتے ہوئے جنوب میں قم پر بھی قبضہ کر لیا' اب وہ تہران سے صرف اسّی میل کے فاصلے پر رہ گئے تھے۔ اب دونوں باغی افواج مشترکہ طور پر تہران پر حملہ کرنے کی منصوبہ بندی کر رہی تھیں۔ روس اور برطانیہ کے سفارتکاروں نے واویلوں اور دھمکیوں کا ایک سلسلہ شروع کیا لیکن اس کو بھی نظرانداز کر دیا گیا۔ روس نے اپنے کچھ دستے تہران سے قریب کر دیئے تاکہ وقت پڑنے پر شاہی فوج کی سرپرستی کر سکیں۔

محمد علی مرزا کی بادشاہت کا خاتمہ

جولائی میں تہران کے مغرب میں شاہی افواج اور باغیوں کا ایک تصادم ہوا لیکن یہ جھڑپ صرف توجہ ہٹانے کے لئے تھی۔ عین اس وقت تہران کے شمال میں باغی افواج کے دستے جمع ہو رہے تھے اور 12 جولائی 1908ء کو یہ باغی چپکے سے تہران کے اندر داخل ہو گئے۔ یہ سب کچھ اس قدر خاموشی سے ہوا کہ تہران کی حفاظت پر متعین فوجیوں کو اسی کی خبر بھی نہ ہوئی۔ کرنل لیخوف کو اس کی خبر اس وقت ہوئی جب ان کی بیرکوں کا محاصرہ کر لیا گیا۔ چار روز تک شہر کی سڑکوں پر جھڑپوں کا سلسلہ جاری رہا۔ آخر کار سب امیدیں ایک ایک کر کے ختم ہوتی گئیں۔ 16 جولائی 1908ء کی صبح محمد علی مرزا جو ایک روز قبل تک ایران کے بادشاہ تھے۔ روسی سفارت خانے میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے اور اس طرح عملاً ان کی حکومت کا خاتمہ ہو گیا۔ اور رہے کرنل لیخوف تو انہوں نے عقل مندی اسی میں سمجھی کہ اپنی اور اپنے ماتحت فوجیوں کی خدمات نئی حکومت کو پیش کر دیں۔ چنانچہ انہیں بھی نئے نظام کا حصہ بنا لیا گیا۔ جو بہت گلا پھاڑ پھاڑ کر اپنی وفاداریوں کا اعلان کر رہے ہوں ان کی وفاداریاں سب سے ناقابل اعتبار ہوتی ہیں۔ بااثر شخصیات کا اجلاس طلب کیا گیا جس میں فیصلہ ہوا کہ محمد علی مرزا کے بارہ سالہ بیٹے کو آئینی سربراہ بنایا جائے۔ اور پارلیمنٹ کا انتخاب ہو جو امور مملکت کو چلائے۔

کہا جاتا ہے کہ جب سپین میں آخری مسلمان بادشاہ تاج و تخت سے محروم ہوا تو اس نے رونا شروع کر دیا۔ اس کی والدہ نے اس سے کہا کہ جس سلطنت کی مردوں کی طرح حفاظت نہ کر سکے' اب اس پر عورتوں کی طرح آنسو بھی نہ بہاؤ۔ محمد علی مرزا اب تاریخ سے اتنے بھی لاعلم نہیں تھے۔ رو دھو کر کس کی لعن طعن سنتے چنانچہ انہوں نے بھاؤ تاؤ شروع کر دیا کہ تخت سے دستبردار ہونے کے کتنے پیسے دیئے جائیں گے۔ آخر کار برطانیہ اور روس کے تعاون سے یہ فیصلہ ہوا کہ انہیں سالانہ اسی ہزار پونڈ کی پنشن دی جائے گی اور اس کے بدلے وہ قوم کی یہ خدمت کریں کہ ایران سے تشریف لے جائیں جب وہ رخصت ہونے لگے تو بارہ سال کا نیا بادشاہ ماں باپ سے جدا ہونے کے غم میں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ بچہ بہرحال معصوم ہوتا ہے۔ محمد علی مرزا کا اس کروفر سے اٹھنا اور گرد کی طرح بیٹھ جانا۔ تاج و تخت سے محروم ہو کر جلاوطنی پر مجبور ہونا۔ یہ غیر متوقع واقعات حضرت مسیح موعود کی

ALL KIND OF LEATHER GOODS
SPECIALIST IN GLOVES
OF ALL KINDS
BTC
MANUFACTURERS:-
IMPORTERS & EXPORTERS
Billoo
TRADING CORPORATION
P. O. Box : 877 SIALKOT - PAKISTAN
BILLOO TRADING CORPORATION
P. O. BOX. 877 SIALKOT PAKISTAN
Tel. Off. : 0432 - 593756
Fac : 0432 - 267115
Resd. : 0432 - 67087 - 65197
Fax : 0432 - 592086
Telex : 46434 BILLOO PK
Cable : BILLOO, SIALKOT

SAMISONS
سمیع سنز
فرنس آئل' کیروسین آئل'
ہائی سپیڈ ڈیزل'
لائٹ ڈیزل آئل' لبریکینٹس
ڈسٹری بیوٹرز برائے:
شیل پاکستان لمیٹڈ
فون 7722756-7728001-7225461
فیکس 7726944 - 7727906 بادامی باغ لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشگوئی کی صداقت پوری دنیا پر ظاہر کر رہے تھے۔ کچھ عرصہ قبل تک ٹائمز جیسا معتبر اخبار بھی یہی خیال ظاہر کر رہا تھا کہ باغی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور کو جو خبر دی تھی وہ پوری ہو کر رہی۔

بے بس بادشاہ

اس کے بعد اب قاچار خاندان میں حکومت صرف نام کی رہ گئی تھی۔ تاریخ میں شاید ہی کوئی کسریٰ اتنا بے اختیار گزرا ہو۔ جتنے بے بس نئے اور کم سن بادشاہ سلطان احمد مرزا تھے۔ اب حالات اس راستے پر چل نکلے تھے جس کے آخر پر قاچار خاندان کی اس نام کی بادشاہت کا بھی خاتمہ ہو جانا تھا۔ پرانے اور فرسودہ نظام کو مسمار کرنا تو آسان ہوتا ہے۔ اسے تو اگر کوئی گرانے کا تکلف نہ بھی کرے تو پرانے کھنڈر کی طرح خود ہی آہستہ آہستہ گرتا رہتا ہے لیکن اس کی جگہ ایک نیا اور مستحکم نظام کھڑا کرنا مشکل بلکہ بہت مشکل کام ہے۔ اس دور میں ایران کا بھی یہی حال تھا۔ آج ایک حکومت ہے تو کل دوسری کسی کو روس کے اشارے پر ہٹایا گیا تو کسی کو بنانے والوں نے ہی برطرف کروا دیا۔ خزانہ بڑی مستقل مزاجی سے خالی ہو رہا تھا۔ اس پر احتجاج تو سب کرتے تھے لیکن ٹیکس دے کر خزانہ بھرنے کو کوئی تیار نہیں تھا۔ پہلی جنگ عظیم ہوئی تو حالات اور تیزی سے بگڑنے لگے۔ ایران تین عظیم سلطنتوں میں گھرا ہوا ایک کمزور ملک تھا۔ غیر جانبدار رہنے کا اعلان کیا مگر ایران کے عوام کی ہمدردیاں جرمنی کی اتحادی سلطنت عثمانیہ کے ساتھ تھیں۔ جبکہ ایران کی حکومت عملاً روس اور اس کے اتحادی برطانیہ کے چنگل میں تھی۔ روس جس وزیر اعظم کو ناپسند کرتا، اسے ہٹنے پر مجبور کر دیتا۔ پہلی جنگ عظیم ختم ہوئی تو ایران پہلے سے زیادہ کمزور ہو چکا تھا۔

رضا شاہ پہلوی کا دور

بالآخر 1921ء میں فوج کے ایک کرنل، رضا خان نے حکومت پر قبضہ کر لیا۔ شروع کے سالوں میں رسماً تخت پر نہیں بیٹھے مگر پھر 1926ء میں رضا خان پہلوی خاندان کے پہلے بادشاہ کے طور پر تخت نشین ہو گئے اور یوں قاچار خاندان کی بادشاہت کا دور ختم ہو گیا۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود کے الہام "تزلزل در ایوان کسریٰ فتاد" کے بعد ایران کے جس بھی بادشاہ کی تاجپوشی ہوئی اسے آخر کار تاج و تخت سے محروم ہو کر جلاوطنی میں زندگی کے بقیہ ایام کاٹنے پڑے۔ پہلے محمد علی مرزا اور سلطان احمد مرزا بالترتیب تاج و تخت سے محروم ہو کر جلاوطن ہوئے۔ پھر پہلوی خاندان کا دور شروع ہوا۔ پہلی جنگ عظیم سے پیدا ہونے والے حالات نے رضا شاہ کو تخت پر بٹھایا اور دوسری جنگ عظیم کے نتیجے میں رضا شاہ کو بادشاہت چھوڑنی پڑی اور ان کا انتقال جنوبی افریقہ میں ہوا۔ اس کے بعد محمد رضا شاہ بادشاہ بنے اور 1979ء کے انقلاب نے ان کو تاج و تخت سے محروم کر دیا اور ان کا انتقال مصر میں ہوا۔ اس کے بعد ایران میں بادشاہت کا دور ختم ہو گیا۔ تقریباً ڈھائی ہزار سال قبل خورس جیسے نیک بادشاہ نے ایران کی سلطنت کی بنیاد رکھی تھی۔ ایک ایسا بادشاہ کہ بسا اوقات شہر کے لوگ اس کی افواج کے لئے اپنے دروازے خود کھول دیتے تھے۔ اس بادشاہ کو ذوالقرنین بھی کہا گیا ہے۔ جب ایک ذوالقرنین کی قائم کردہ سلطنت کے خاتمے کا وقت قریب آیا تو اللہ تعالیٰ نے ایک دوسرے ذوالقرنین کے ذریعہ دنیا کو تزلزل کی خبر دی تاکہ یہ تبدیلی بھی اللہ تعالیٰ کے مامور کی صداقت کا نشان بنے۔

بقیہ صفحہ 9

جس میں مولوی محمد علی صاحب رہتے تھے۔ اور نیچے مولوی سید محمد احسن صاحب رہتے تھے۔ مولوی محمد احسن صاحب وہاں رکھنے کے مخالف تھے۔ کہ میرے حجرہ کو اندھیرا ہو جائے گا۔ اور حضرت اماں جان کا حکم تھا۔ کہ وہاں رکھی جاوے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب قبلہ نانا جان یہ انتظام کر رہے تھے۔ اور ان کو اس کے لئے بڑی جدوجہد کرنی پڑی۔ آخر ان کے مزاج میں گرمی تھی۔ اور جہر الصوت تھے۔ انہوں نے زور زور سے بولنا شروع کیا۔ اور اس وقت مولوی سید محمد احسن صاحب کو کہہ رہے تھے۔ کہ یہ سیڑھی یہاں ہی رہے گی۔ وہ بھی اونچی آواز سے انکار اور تکرار کر رہے تھے۔ حضرت صاحب باہر تشریف لے آئے اور پوچھا کیا ہے؟ میر صاحب نے کہا مجھ کو اندر سیدانی (مراد حضرت اماں جان) آرام نہیں لینے دیتی۔ اور باہر سید سے پالا پڑ گیا ہے۔ نہ یہ مانتے ہیں نہ وہ مانتی ہیں۔ میں کیا کروں۔

حضرت مسیح موعود نے مسکرا کر فرمایا۔ مولوی صاحب آپ کیوں جھگڑتے ہیں۔ میر صاحب کو جو حکم دیا گیا ہے ان کو کرنے دیجئے۔ روشنی کا انتظام کر دیا جاوے گا۔ آپ کو تکلیف نہیں ہوگی۔

اور اس طرح پر حضرت اماں جان کے ارشاد کی تعمیل ہو گئی۔ غرض کبھی اور کوئی موقعہ ایسا نہیں آیا۔ کہ آپ نے حضرت اماں جان کی کبھی دل شکنی کی ہو۔ آخری سفر جو حضور نے لاہور کا فرمایا۔ اور جس میں حضور کا وصال ہو گیا۔ وہ بھی حضرت اماں جان ہی کی خاطر کیا گیا تھا۔ کیونکہ حضرت سیدہ کی طبیعت ناساز تھی۔ اور علاج کے لئے لاہور ہی کا مشورہ دیا گیا تھا۔ اور آخر یہ سفر سفر آخرت ہو گیا۔

(سیرۃ حضرت مسیح موعود از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی جلد سوم ص 406، 407)

برادر نسبتی کے لئے دعا اور اس کی قبولیت

حضرت میر محمد اسحاق صاحب حضرت اماں جان کے چھوٹے بھائی تھے بچپن میں ایک دفعہ شدید بیمار ہو گئے تو حضرت مسیح موعود نے دعا کی اور آپ کی مضطربانہ دعا سے حضرت میر محمد اسحاق صاحب کی تشویشناک بیماری صحت یابی سے بدل گئی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب تحریر کرتے ہیں:۔

حضرت میر محمد اسحاق صاحب کے بچپن کا ایک واقعہ ہے کہ ایک دفعہ وہ سخت بیمار ہو گئے اور حالت بہت تشویشناک ہو گئی اور ڈاکٹروں نے مایوسی کا اظہار کیا۔ حضرت مسیح موعود نے ان کے متعلق دعا فرمائی تو عین دعا کرتے ہوئے خدا کی طرف سے الہام ہوا کہ (۔)

یعنی تیری دعا قبول ہوئی اور خدائے رحیم و کریم اس بچے کے متعلق تجھے سلامتی کی بشارت دیتا ہے۔

چنانچہ اس کے جلد بعد حضرت میر محمد اسحاق صاحب بالکل توقع کے خلاف صحتیاب ہو گئے اور خدا نے اپنے مسیح کے دم سے انہیں شفا عطا فرمائی اور اس کے بعد وہ چالیس سال مزید زندہ رہ کر اور احمدیت کی شاندار خدمات بجالا کر اور ملک و ملت میں بہت سی نیکیوں کا بیج بو کر قریباً پچپن سال کی عمر میں خدا کو پیارے ہوئے۔

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ص 286، 287)

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی - محمد اشرف بلال
زیر نگرانی - پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار - صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر - ناغہ بروز اتوار
86-علامہ اقبال روڈ - گڑھی شاہو - لاہور

LIBRA
COMMUNICATION SYSTEMS
*Computer Hardware sales, service, accessories & upgradation
*CD's all type, software, games, audio, video.
*Hitech satellite communication equipment & accessories
11, WARRICH PLAZA
F-10 MARKAZ, ISLAMABAD
Ph: 051-292396, FAX:051-292396
Email: libra.comm@hotmail.com

لاہور میں آپ کا اپنا پرنٹنگ پریس
کمپیوٹرائزڈ ڈیزائننگ سے پرنٹنگ جاب مکمل ہونے تک کی سہولت۔
سلور لنک پرنٹرز
اعلیٰ کوالٹی پرنٹرز
جدید مشینری سے آراستہ۔ وقت کی بچت کمپیوٹرائزڈ اردو، انگلش، عربی فارسی کمپوزنگ کی سہولت
کتب، 4 کلر بروشرز، لیٹر پیڈ، وزیٹنگ کارڈز، بل بکس، انوائس فارم، میمورنڈم، شادی کارڈز، کیلنڈرز، ڈائریاں، آفس سٹیشنری وغیرہ کی پرنٹنگ مناسب ریٹ اور بہترین کوالٹی میں کروانے کیلئے تشریف لائیں۔ آپ کے صرف ایک فون پر ہمارا نمائندہ آپ کے پاس حاضر ہوگا۔
رابطہ ربوہ: انسٹیٹیوٹ آف کمپیوٹر اینڈ کامرس ریلوے روڈ فون: 343
ایڈریس: احسان منزل فسٹ فلور زد واپڈا سب ڈویژن آفس رائل پارک لاہور فون / فیکس: 92-42-6369887

تمام سوزوکی گاڑیاں کنٹرول ریٹ پر حاصل کریں
SUZUKI
Sales - Service - Parts
① Pre Delivery Inspection
② First 1000 Km. Free Inspection
WARRANTY
③ 20,000 Km. Or One Year
(Which Ever Comes First)
SUNDAY OPEN
FRIDAY CLOSE
MINI MOTORS
AUTHORISED A. CLASS DEALERS OF
PAK SUZUKI MOTOR CO., LTD.
Gulberg III. Lahore. ☎ 5712119-877864
Defence Phase 1. Lhr.-Cantt. ☎ 5726798

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بھائیوں کی اپنی دوکان

ظفر بک ڈپو

شاہین مارکیٹ
بالمقابل جامعہ احمدیہ
ربوہ

ESTD. 1942
ZAFAR BOOK DEPOT.
77- Urdu Bazar Sargodha. Ph. 716088

GET YOUR BRAND NAME SECURED
WITH HOLOGRAPHIC TECHNOLOGY
MULTICOLOUR (PVT) LIMITED
129-C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 7590106,
Fax: (042) 7594111, Email: qaddan@brain.net.pk

سمارٹ الیکٹریکل انٹر پرائزز
P.A. 'C.C.T.V. سسٹم سیکیورٹی سسٹم۔سٹلائٹ سسٹم
فلیٹ نمبر 5۔ بلاک 12/D جناح سپر مارکیٹ اسلام آباد
فون 051-2650347

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
کامیاب علاج ہمدردانہ مشورہ
بے اولاد مردوں اور عورتوں کی حسرتیں
اٹھرہ۔ایام کی بے قاعدگی۔نرینہ اولاد کی خواہش
1960ء سے خدمتِ انسانی میں **معروف** بے مثال نام
ناصر کلینک
مین بازار نزد راجہ چوک حافظ آباد - فون 3391

جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
باجوہ اسٹیٹ ایڈوائزر
پروپرائٹر: ظہیر احمد باجوہ
ہٹ چوک- کالج روڈ ٹاؤن شپ لاہور- فون 840411

Sale, Service, Maintenance | Communication Consultant

انٹرکام۔ ٹیلی فون ایکسچینج۔ کارڈلیس فون۔ ملٹی لائن فون۔ ملٹی لائن سٹینو فون

Leaders Telecom
10-Municipal Complex, K-5 Murree Road,
Near Maharaja Hotel, Rawalpindi
Tel.: 552388 - 71504 - Fax: 051-553003

عمارتی لکڑی کا بہترین مرکز
گلوب ٹمبر کارپوریشن
رچنا ٹاؤن جی ٹی روڈ لاہور

الیکٹروفرج
دوکان 4 بلاک 91
المصطفیٰ مارکیٹ ٹریڈ سنٹر
G-9/1 اسلام آباد
پروپرائٹر: منیر الدین احمد خان
051-254619

UNI MARBLE

Exporters & Processors of
Marble Slabs Tiles & Polishing

Plot # 200, Street # I,1-10/3,
Industrial Area, Islamabad.
Factory Ph: # 051-434090, 447736

ظفر فرنیچر مارٹ (دگیانہ)
فضل الٰہی روڈ کھاریاں
پروپرائٹر: منظور احمد گھوکھر
شوروم 511983
رہائش 511244

ائیر ٹکٹ و سفری انتظامات کیلئے آپ کی اپنی ٹریول ایجنسی
سلک ویز ٹریول اینڈ ٹورز
گوندل پلازہ بلیو ایریا اسلام آباد
فون 270987 فیکس 277738

نظر اور دھوپ کے چشمے
خریدنے کیلئے تشریف لائیں
شکور بھائی
چشمے والے
خالد بھائی — طارق بھائی
گولبازار ربوہ

Natural goodness

Shezan

Fruitfully Yours

The Largest Manufacturer of Fruit Products in Pakistan.

adcom 559/98

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈیلرز:-فاسفورک ایسڈ-سلیورک ایسڈ-ہائیڈروکلورک ایسڈبازار سے بارعایت خریدیں-مینوفیکچرز:-نائٹرک ایسڈ

وڑائچ کیمیکلز

کچا شیخوپورہ روڈ- گوجرانوالہ

فون آفس 0431-220021

پروپرائٹرز: چوہدری اعجاز احمد وڑائچ-چوہدری ندیم احمد وڑائچ

سرمد جیولرز

احمدی احباب کیلئے خصوصی رعایت

دکان نمبر 4 - عمر مارکیٹ

ذیلدار روڈ اچھرہ-لاہور

فون رہائش 042-7582408

پروپرائٹرز: شہزاد اسلم- رضوان اسلم

ٹائر اور ٹیوب کیلئے ولکنائزنگ میٹریل بنانے والے

پاک ربڑ انڈسٹریز

ڈسکہ روڈ سیالکوٹ

پروپرائٹرز: عبدالحفیظ گھمن

امان اللہ گھمن

P.O Box : 2450

آفس 0432-550437

550919

احباب جماعت کیلئے سستا اور معیاری پیکیج

4000 روپے میں 8 فٹ ڈش کیساتھ مکمل برائے احمدیہ چینل حاصل کریں-

پروپرائٹر: شوکت ریاض قریشی

نواز سیٹلائٹ

فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ

لاہور 5400

فون آفس 042-7351722 رہائش 5865913

---

6 فٹ سالڈ ڈش پر نئے سیٹلائٹ کی احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے

عثمان الیکٹرونکس

فرج- فریزر- واشنگ مشین

ٹی وی- گیزر- ائرکنڈیشنر

وی سی آر بھی دستیاب ہیں-

رابطہ- انعام اللہ

1- لنک میکلوڈ روڈ

بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور

7231680
7231681
7223204
7353105

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے

قابلِ اعتماد مفید و مجرّب ادویہ

اکسیرِ اولادِ نرینہ کورس	حبوبِ مفید اٹھرا	عنبرین	لیکورین
معینِ حمل	زد جامِ عشق خاص	سونے چاندی کی گولیاں	شباب آور موتی
نوابِ شاہی گولیاں	تریاقِ جریان	جوہرِ حیات	سفوفِ تولیدی
شاہانی	قرصِ نور	اکسیرِ اطفال	بچوں کی جونڈی
رفیقِ اطفال	تریاقِ معدہ	تریاقِ دمہ	تریاقِ بواسیر
حبِّ جدوار	حبِّ ہمزاد	راحتِ جان	رفیقِ دماغ

دوا منگواتے وقت بیماری کی مختصر کیفیت تحریر کریں۔ فہرست ادویہ رجسٹری ۲۰۰۰ مفید طبی معلومات کے ساتھ مفت طلب کریں۔ مکمل فہرست ادویہ میں ہماری مشہور ادویہ کے علاوہ مردوں، عورتوں اور بچوں کے خاص امراض کی دوائیں بھی شامل ہیں۔ بیرونی مریض، پاکستان و بیرون پاکستان پر مو تشخیص و تجویز خط لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

ناصر دواخانہ ربوہ (رجسٹرڈ)

PHONES : (04524) 211434-212434 FAX : 534

فل سیٹ- فکس دانت کیلئے

جنود ڈینٹل لیبارٹری

A-390 گل والا روڈ سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا-فون 0451-216557

ہومیو ڈاکٹر منیر احمد عباسی

کیوریٹو میڈیسن سٹور اینڈ کلینک

نزد پوسٹ آفس سکندر پورہ بازار پشاور شہر- حضور ایدہ تعالیٰ کی ہومیو پیتھک کتاب اور 117-ادویات دستیاب ہیں

ہمارے ہاں جستی روم کولر-کوکنگ رینج-

ہر قسم کے پنکھے اور ہر طرح کے ڈونکی پمپ دستیاب ہیں-نیز ریپئرنگ کا کام بھی تسلی بخش کیا جاتا ہے-

الفضل الیکٹرونکس

آفس فون 5114822
5118096

کالج روڈ نزد اکبر چوک ٹاؤن شپ لاہور

خوشخبری

ملکی و غیر ملکی ہومیو پیتھک ادویات' حضور ایدہ اللہ کی کتاب' 117 ہومیو پیتھک ادویات کے بکس پر احباب جماعت کیلئے خصوصی رعایت

ڈاکٹر عبدالرؤف چوہدری

کیوریٹو ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک

14 علامہ اقبال روڈ نزد الحمراء بوہڑ والا چوک ریلوے اسٹیشن لاہور

فون 6372867

چھوٹا قد' بچوں کی نشوونما

DWARFISHNESS COURSE

چھوٹا قد کورس Rs. 150/-

Baby Growth Course

بچوں کی جسمانی نشوونما کیلئے Rs. 50/-

Baby Tonic

بچوں کی کمزوری

اسہال اور دانت نکالنے کی تکالیف Rs. 20/-

سٹاکسٹ

☆ کیوریٹو ہومیو سٹور 14 علامہ اقبال روڈ نزد الحمراء بوہڑ والا چوک لاہور فون 6372867

☆ کریم میڈیکل ہال گول امین پور بازار فیصل آباد 647434

☆ کیوریٹو ہومیو پیتھک سٹور اینڈ کلینک سکندر پورہ بازار پشاور- فون PP 220014

☆ ملتان ہومیو سٹور گھنٹہ گھر ملتان- فون 513805

☆ جرمن ہومیو سٹور بوہڑ بازار راولپنڈی-فون 558442

☆ صابر ہومیو فارمیسی توغی روڈ کوئٹہ - فون 825736

☆ صدر میڈیکل سٹور بالمقابل ایمپرس مارکیٹ-کراچی 5661498

کیوریٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ

فیکس 212299 ہیڈ آفس 213156 کلینک 771 (04524)

احمد ندیم گولڈ سلور ہاؤس

خالص سونے کے جدید ڈیزائنوں میں فینسی زیورات وکڑے اور چوڑیوں کا بااعتماد مرکز

واپسی پر کاٹ نہیں کاٹی جائے گی-اسی طرح سونے کی قیمت بڑھنے سے آپ کے زیورات کی قیمت بھی بڑھتی رہے گی-زیورات کی صورت میں سرمایہ کاری کا بہترین موقع خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات خریدنے اور بنوانے کے لئے تشریف لائیں-

دوکان نمبر 15,16 کویت مارکیٹ کوچہ دھوبیاں گلی ہستاں صرافہ بازار رنگ محل لاہور-پاکستان-فون 7662011

خوشخبری

وول-کاٹن-سلک-لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی-

ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے-

پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولمپیا کارپٹ-

سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں-اب آپ

فیصل آباد ریٹ پر ہول سیل کپڑا ابھی خرید سکتے ہیں-

ناصر نایاب

کلاتھ ہاؤس

ریلوے روڈ گلی نمبر 1 - ربوہ فون 434

البشیرز معروف قابل اعتماد نام

پیچ

جیولرز اینڈ بوتیک

ریلوے روڈ. گلی نمبر 1 نزد ناصر نایاب کلاتھ ربوہ

نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات و ملبوسات اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت

پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز

شوروم ربوہ 04524-510

فون شوروم پتوکی 04942-3171

سستی ترین ائرٹکٹیں

اندرون و بیرون ملک ہوائی سفر کیلئے سستی ترین ائر ٹکٹوں کیلئے آپکی اپنی ٹریول ایجنسی-

گلیکسی ٹریول سروسز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

ٹرانسپورٹ ہاؤس-ایجرٹن روڈ لاہور

فون 6310449-6367099-6366588

The Vision of Tomorrow

New Haven Public School

Multan ☎ 554399